عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۷ | ۱۷ تا ۲۳/ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶ تا ۲۳/ نومبر ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۴۳

حالاتِ حاضرہ اور فرمانِ نبوی ﷺ

آل پاکستان

ختمِ نبوّت کانفرنس چناب نگر

جھلکیاں

روئیداد

قراردادیں

مذہبی آزادی کا صحیح تصوّر

خواتین کا حج

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

دو روپے اور مواخذہ آخرت

فائزہ، راولپنڈی

س:...... میں کالج میں پڑھتی تھی، ایک مرتبہ میں نے نوٹس لینے تھے، میں نے نوٹس لئے مگر میرے پاس پیسے کم تھے، میری ایک کلاس فیلو کہنے لگی یہ روپے جو کہ دو روپے تھے میں دے دیتی ہوں، میں نے کہا: چلو! میں دے دوں گی، پھر وہ ہنسی مذاق میں کہنے لگی: اگر یہ دو روپے واپس نہ کئے تو قیامت کے دن پکڑوں گی، میں نے اسے وہ دو روپے واپس ہی نہ کئے یہ سوچ کر کہ مذاق ہی کر رہی ہے اور دو روپے ہی تو ہیں، پھر پیپرز ہوگئے تو کالج کا سلسلہ ختم ہوگیا، اب مجھے یہ بات رہ رہ کر ستا رہی ہے کہ واقعی اگر اس نے مجھے وہ دو روپے معاف نہ کئے تو کیا ہوگا؟ وہ لڑکی پشاور کی تھی نہ جانے کہاں گئی، اب میں کیا کروں؟ مجھے پریشانی ہے کہ میں قیامت کے دن اسی بات میں نہ پکڑی جاؤں، برائے مہربانی میرے سوال کا جواب ضرور دیجئے گا۔

ج:...... آپ دو روپے اس لڑکی کی جانب سے صدقہ کردیں اور یہ ذہن میں رکھیں کہ اگر وہ کبھی مل گئی تو اس کو بتلادوں گی، اگر وہ مان گئی تو فبہا ورنہ وہ دو روپے میری جانب سے صدقہ ہوں گے اور میں اس کو دو روپے واپس کردوں گی، اس طرح کرنے سے آپ قیامت کے مواخذہ سے بچ جائیں گی۔ میری بیٹی! اے کاش کہ ہم سب کو محاسبہ آخرت کی فکر ہوتی تو کوئی دوسرے کا مال اور حق ضائع نہ کرتا۔

پرائز بانڈ کے انعام کا استعمال

رسول بخش نظامی، کراچی

س:...... کیا کہتے ہیں علمائے دیوبند اس معاملے میں قرآن اور حدیث کی روشنی میں کہ اگر ہم پرائز بانڈ سیکورٹی کی نیت سے رکھیں، یعنی اگر ہمارے پاس دولت کی فراوانی ہو تو ہم چالیس ہزار روپے والے بانڈ رکھ لیں، پانچ ہزار روپے والے نوٹ کی جگہ، اس طرح دولت کو سنبھالنا آسان ہوجائے گا اور اس نیت سے رکھیں کہ اگر انعام نکل آئے گا تو کاروبار میں جہاں زبردستی رشوت دینی پڑتی ہے، یعنی امپورٹ کے کاروبار میں، کسٹم سے مال چھڑانے کے لئے لامحالہ رشوت دینا پڑتی ہے تو اس پیسے کو استعمال کرلیں گے آیا یہ جائز ہے؟ اوپر والے معاملے میں یعنی اگر انعام نکل آئے گا تو ہم بغیر ثواب کی نیت سے خیرات یا کسی قیدی کو چھڑوادیں گے۔ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

ج:...... روپے کے تحفظ یا نوٹوں کا بوجھ کم کرنے کی غرض سے روپے کی جگہ پرائز بانڈ کے رکھنے کی اجازت ہے، مگر اس پر نکلنے والے انعام سے نفع اٹھانا ناجائز ہے۔ تاہم اگر انعام نکل آیا اور اس کو بلانیت ثواب صدقہ کردیا یا کسی قیدی کو چھڑا دیا تو جائز ہے، اسی طرح کسی کا بینک کا سودی قرض ادا کردیا تو بھی جائز ہے۔

الغرض اس حرام کی رقم سے خود نفع نہ اٹھایا جائے اور نہ ہی اس قصد و ارادہ سے اس کو محفوظ رکھا جائے کہ اگر میرا کوئی کام رک گیا، کہیں رشوت دینا پڑی تو اس سے دوں گا، کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی ذاتی استعمال کی شکل ہے۔ تاہم اگر اتفاقاً کسی کو مجبوراً اپنا جائز حق وصول کرنے کے لئے رشوت کے بغیر چارہ نہ ہو اور اس کے پاس ایسی رقم موجود ہو اور اس رقم کو اس ناجائز کام میں لگادے تو شاید عنداللہ مواخذہ نہ ہوگا۔

س:...... میں جس دکان پر کام کرتا ہوں وہاں پر ایک اور ملازم کو چوری کی عادت ہے، اس لئے میں نے مالک کو ثبوت کے ساتھ اس کی رپورٹ کردی مگر مالک کا موقف ہے کہ ابھی مجھ کو دکان پر اس کی ضرورت ہے، آیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ برائی کو چھپنے دیا جائے، کیونکہ مالک نظریہ ضرورت کے تحت اس سے پوچھ کچھ بھی کرنا نہیں چاہتا، آپ قرآن اور حدیث کی روشنی میں بتائیں کہ مالک کو کیا کرنا چاہئے؟

ج:...... اگر کوئی شخص اپنے مجرم کو معاف کرتا ہے یا اس کے جرم سے صرف نظر کرتا ہے تو شریعت اس کو مجبور نہیں کرتی کہ وہ ضرور مجرم کو سزا دے، چنانچہ اگر عدالت میں کسی مجرم کا جرم ثابت ہوجائے اور صاحب حق اس کو معاف کردے تو عدالت بھی اس کو معاف کردے گی، ہاں اگر اس جرم کا تعلق حقوق اللہ سے ہو تو پھر کسی کو معاف کرنے کا حق نہیں۔

ختم نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمعیل شجاع آبادی

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۱۷تا۲۳/ذوالقعدہ۱۴۲۹ھ مطابق ۱۶تا۲۳/نومبر۲۰۰۸ء شمارہ:۴۳

ت

ولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

ولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

یلے

زیز الرحمٰن جالندھری

یر اعلیٰ

ڈاکرم طوفانی

ندوسایا

یر

یف طاہر

شیر

لی حبیب ایڈووکیٹ

زمیع ایڈووکیٹ

ئسن منیجر

رانا

نک

عرفان خان

اس شمارے میں!

۲۷ویں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۵ مولانا سعید احمد جلال پوری

مذہبی آزادی کا صحیح تصور ۷ مرسل: حافظ محمد سعید لدھیانوی

حالات حاضرہ اور فرمانِ نبویؐ ۱۱ مولانا ارتضاء الحسن رضی ندوی

خواتین کا حج ۱۳ ڈاکٹر علی اصغر چشتی

خاتم الانبیاء خاتم المرسلین (نعت رسول مقبولؐ) ۱۶ مولانا اشرف تھانوی عارفؒ

رزقِ حلال کی فضیلت واہمیت (۲) ۱۷ مولانا حافظ انوار الحق

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۲۰ رپورٹ: مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ:۷۵ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۶۵ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ۱۰روپے، ششماہی:۲۲۵روپے، سالانہ:۴۵۰روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ے جناح روڈ کراچی فون:۲۷۸۰۳۳۷ فیکس:۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust

Old Numaish M.A.Jinnah Road Kara

Ph:2780337, 4234476 Fax:278034(

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون:۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس:۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ایک یہ کہ موت اگرچہ ہر شخص کے لئے طبعاً ناگوار ہے، مگر چونکہ محبوبِ حقیقی سے ملاقات کا وہی ایک ذریعہ ہے اس لئے مؤمن شرعاً وعقلاً موت کو بھی بالواسطہ محبوب رکھتا ہے، اسی بنا پر صوفیہ کا ارشاد ہے:

"موت ایک پُل ہے جس سے گزر کر آدمی اپنے محبوب تک پہنچتا ہے۔"

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ کا کیا پیارا شعر ہے:

صد شکر کہ آپہنچا لبِ گور جنازہ
لو بحرِ محبت کا کنارہ نظر آیا

اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ تلخ دوا مریض کو طبعاً ناگوار ہوتی ہے لیکن چونکہ وہ جانتا ہے کہ دوا پینے سے شفا حاصل ہوگی، اس لئے وہ نہ صرف خوشی خوشی دوا پیتا ہے بلکہ اس کی قیمت بھی ادا کرتا ہے۔

دُوسری بات یہ کہ حدیثِ پاک میں موت کی تمنا سے ممانعت فرمائی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

"لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ."

(صحیح بخاری، ج:۲، ص:۱۰۷۳)

"تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو شاید وہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کرسکے اور بدکار ہے تو ممکن ہے اسے توبہ اور معافی کی توفیق ہوجائے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے موت نہ مانگا کرو، اور اگر سوال کرنا ہی ہو تو یوں دُعا کیا کرو:

"اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ." (ترمذی، ج:۱، ص:۱۱۶)

"اے اللہ! مجھے زندہ رکھیے جب تک آپ کے علم میں میرے لئے زندگی بہتر ہو، اور مجھے وفات دیجئے جب آپ کے علم میں میرے لئے وفات بہتر ہو۔"

اس لئے مؤمن کی شان یہ ہونی چاہئے کہ وہ ہر دَم موت کے لئے تیار اور حق تعالیٰ شانہٗ سے ملاقات کا مشتاق رہے، لیکن موت کی درخواست نہ کرے، بلکہ زندگی کی جو مہلت اسے میسر ہے اسے غنیمت سمجھے، اپنی نیکیوں میں اضافہ کرے، اور جو گناہ سرزد ہوگئے ان سے توبہ اِستغفار کرتا رہے، اور جو حقوق اس کے ذمے واجب الادا ہیں ان سے سبکدوش ہونے کی فکر کرے، اور جو حقوق اب تک ضائع کرچکا ہے ان کی تلافی کی کوشش کرے، تاکہ جب بھی بلاوا آئے تو جانے کے لئے بالکل تیار بیٹھا ہو، حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی قوم کو ڈرانا

"اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور ڈرایئے اپنے نزدیک کے قبیلے والوں کو" (الشعراء:۲۱۴) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے عزیز و اقارب، خویش، قبیلے کو جمع کرکے ایک ایک کا نام لے کر) فرمایا: اے صفیہ بنت عبدالمطلب! (یہ آپ کی پھوپھی تھیں)، اے فاطمہ بنت محمد! (صلی اللہ علیٰ ابیہا وعلیہا وسلم)، اے عبدالمطلب کی اولاد! میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا (چنانچہ جب تک تم دینِ حق کو قبول نہ کرو، میں تمہاری شفاعت بھی نہیں کرسکتا، نہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاسکتا ہوں، لہٰذا آخرت کی نجات تو صرف دینِ اسلام کو قبول کرنے پر موقوف ہے، ہاں!) میرے مال میں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو (اس کے دینے کا بے شک اختیار رکھتا ہوں)۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۱۵۵)

دین کی دعوت و تبلیغ کے دو اُصول ہیں، ترغیب اور ترہیب۔ "ترغیب" سے مراد یہ ہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے آخرت کی جن نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے وہ یاد دلایا جائے، اور "ترہیب" سے مراد یہ ہے کہ کفر و شرک اور گناہوں کی جو سزائیں ملنے والی ہیں ان سے ڈرایا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو دعوت دی، جب وہ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے خطابِ عام بھی فرمایا اور قریش کی الگ الگ شاخوں اور ممتاز افراد سے خطابِ خاص بھی فرمایا۔ چنانچہ فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبد شمس کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے ہاشم کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ، میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا، البتہ تمہارے ساتھ جس رشتے کا تعلق ہے اس کے حقوق ادا کرتا رہوں گا۔ (صحیح مسلم)

(جاری ہے)

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

۲۷ویں آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

بحمداللہ! ستائیسویں دو روزہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر حسب سابق خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوگئی ہے۔ یوں تو یہ کانفرنس ہر سال نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوتی ہے اور اس کا شمار ملک کی کامیاب ترین کانفرنسوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے حضرات بغیر کسی دنیاوی مفاد، منفعت، لالچ اور سیاسی وابستگی کے، محض آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور شفاعت نبوی کے حصول کی نیت سے تشریف لاتے ہیں، اس لئے اس کانفرنس میں شرکت کو ہر شخص چاہے عالم ہو یا جاہل، شہری ہو یا دیہاتی، تاجر ہو یا ملازم، بوڑھا ہو یا جوان، اپنی دینی اور اُخروی ضرورت سمجھتا ہے۔ گویا اس کانفرنس میں شرکت کو ہر مسلمان عبادت باور کرتا ہے اور یہ تصور کرتا ہے کہ کل قیامت کے دن جب بارگاہ الٰہی میں پیشی ہوگی تو کم از کم یہ کہہ سکوں گا کہ: اے اللہ! میرے نامۂ اعمال میں اور کوئی عمل تو نہیں، البتہ جب تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور سارقان نبوت کے خلاف آواز لگتی یا قادیانیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی قوت و شوکت اور ان کی تعداد بڑھانے کا نقارہ بجتا، تو ہم بھی تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے خلاف صف آرا ہو جاتے اور آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کی تعداد بڑھانے اور ان کے دشمنوں کو نیچا دکھانے کے لئے، آپ کے اور آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور باغیوں کے مرکز اور شہر میں جا کر ان کو للکارتے تھے۔ اس پر مستزاد جب اس کانفرنس پر شرکت میں مبشرات بھی ہوں، تو کون ایسا بے حس ہوگا، جو اس کی شرکت سے محروم رہے گا؟ لیجئے! چناب نگر کانفرنس کی مقبولیت اور بشارت پر مبنی ایک اللہ والے کا خواب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کی زبانی سنئے! حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اپنی تالیف ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' میں لکھتے ہیں:

''خانیوال کے طارق محمود صاحب جو آج کل کراچی میں ہیں، عابد، زاہد، متقی نوجوان ہیں، اپنے اخلاص و نیکی کے باعث بہت ہی زیادہ قابل احترام ہیں، انہوں نے ایک مرتبہ ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی ربوہ (چناب نگر) کے موقع پر فقیر سے بیان کیا کہ: میں نے خواب دیکھا کہ مسجد ختم نبوت مسلم کالونی میں محبت و اضطراب کی کیفیت ہے، عظیم اجتماع استقبال کے لئے اُمنڈ آیا ہے، لوگ اِدھر اُدھر دیوانوں کی طرح سرگرداں پھر رہے ہیں، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم دریائے چناب کی جانب سے کانفرنس کے پنڈال کی طرف تشریف لا رہے ہیں، میں بھاگم بھاگ دریائے چناب کی جانب گیا، جس طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے تھے، میں نے آگے بڑھ کر سلام کی سعادت حاصل کی، اور عرض کیا کہ کہاں تشریف لے جانے کا ارادہ ہے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جامع مسجد ختم نبوت میں ہماری کانفرنس ہو رہی ہے، اِدھر جانے کا پروگرام ہے۔'' (ص:۳۷۸)

اگرچہ خواب سے کوئی احکام ثابت نہیں ہوتے اور نہ ہی خواب حجت شرعی ہے، تاہم کسی مسلمان دین دار اور اللہ والے کا خواب نیک شگون اور بشارت ضرور ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کو مبشرات سے تعبیر فرمایا ہے۔

لہٰذا یہ خواب اس کانفرنس کی عنداللہ مقبولیت ومحبوبیت کی علامت ونشانی ہے اور اس میں شرکت گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا شرف حاصل کرنے کے مترادف ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کانفرنس میں شرکت کی غرض سے بنفس نفیس تشریف لاتے دکھایا گیا ہے، نہ صرف یہی بلکہ اس کانفرنس کو اپنی کانفرنس فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست اس کی اپنے ساتھ نسبت جوڑی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ پاکستان بھر کے غیور مسلمان اور عاشقان رسول اس میں پروانہ وار شریک ہوتے ہیں اور ان کا ذوق وشوق اور عشق ومحبت کا ولولہ دیدنی ہوتا ہے۔

تاہم ۳۰، ۳۱/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کی کانفرنس ہر اعتبار سے ممتاز اور نمایاں تھی، اس میں جہاں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے عشاق، علماً، صلحاً، دینی مدارس، جامعات، اسکول وکالج، یونیورسٹیوں کے طلبا، تاجروں، سیاسی کارکنوں، کاشتکاروں، ملازمت پیشہ افراد اور دینی جماعتوں کے راہنماؤں غرض مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے نمائندوں نے بھرپور شرکت کی۔ وہاں اس میں پاکستان بھر کے چوٹی کے علماً، مقررین، واعظین، خطبأ اور دانشوروں کا حسین گلدستہ بھی موجود تھا اور ایک ایک مقرر، واعظ، خطیب، مدرس، مناظر، محقق، متکلم کی تقریر وخطبہ، وعظ وبیان درس وتحقیق، اور مناظرانہ انداز تکلم اپنی نظیر آپ تھا، تردید قادیانیت، اثبات ختم نبوت، عشق رسالت مآب اور سارقان نبوت کے خلاف بغض وعداوت پر مشتمل ان کے خطابات تیر بہدف تھے۔

اسی طرح سامعین کے ذوق شوق، عشق ومحبت، جوش وجذب، شیفتگی ووارفتگی، نظم وضبط، ایثار وقربانی، تیقظ وبیداری، اخذ واستفادہ، ہمت وقوت، عزم واستقلال، جہد ومجاہدہ یہ تھا کہ اس جلسہ کی تیسری نشست عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوکر صبح صادق تک جاری رہی، مگر مجال ہے کہ کوئی کارکن بوریت یا اکتاہٹ کا شکار ہوا ہو؟

یوں تو ہر سال اس کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے اکابر علماً ملی وحدت کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں، اس لئے کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم ہی وہ پلیٹ فارم ہے جس پر دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، سنی اور دوسرے سیاسی ومذہبی راہنما جمع ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت وصیانت کے لئے اجتماعی قوت کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں، مگر اس سال جہاں اس کانفرنس میں شرکائے جلسہ اور عوام کی بے پناہ کثرت تھی، وہاں مستقبل کی قیادت اور اکابر واسلاف کے اخلاف کا بھی حسین اجتماع تھا۔

چنانچہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ کے پوتے اور دارالعلوم کراچی کے صدر حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی دامت برکاتہم کے صاحبزادے مولانا زبیر اشرف عثمانی، محدث العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے جانشین اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نائب مدیر مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس سرہ کے فرزند اور دارالعلوم یوسفیہ کے مدیر مولانا محمد طیب لدھیانوی، امام المجاہدین حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے فرزند اور علمی جانشین مولانا مفتی تقی الدین شامزی، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء کے رئیس حضرت مولانا عبدالمجید دین پوری بھی اپنے رفقاء مولانا مفتی انعام الحق اور مولانا مفتی شفیق عارف کے ہمراہ کانفرنس میں موجود تھے۔ اسی طرح حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے جانشین اور جامعہ مخزن العلوم خانپور کے مدیر مولانا فضل الرحمن بھی جلسہ کی ایک نشست کی کرسی صدارت پر تشریف فرما تھے۔

ایسے ہی طرح ملک بھر کی تمام جامعات اور دینی مدارس کے اکابر، چاروں صوبوں کے نامور زعماء بھی وہاں تشریف فرما تھے، ان میں سے چند ایک کے نام درج ذیل ہیں: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی، مولانا فضل الرحمن، لیاقت بلوچ، مولانا عطاء الرحمن، خلیفہ عبدالقیوم، مولانا عبدالواحد کوئٹہ، مولانا انوار الحق نور، سید عبدالمجید ندیم، قاری محمد یٰسین، قاری محمد جمیل دارالقرآن فیصل آباد، حضرت مولانا فضل الرحیم جامعہ اشرفیہ لاہور، صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ کندیاں شریف، قاری فیض اللہ شامزی، قاری محمد ابراہیم فیصل آباد، مولانا قاری ارشد الحسینی، خانقاہ سید احمد شہیدؒ سے جناب عتیق انور اور بھائی رضوان صاحب، مولانا سیف اللہ خالد جامعہ امدادیہ چنیوٹ، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا اللہ وسایا، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا محمد ممتاز احمد کلیار، حافظ عبدالوہاب جالندھری، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حاجی عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد یعقوب بدین، مولانا محمد فیاض مدنی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا سید جاوید حسین شاہ، مولانا عبدالمالک خان، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا سید ہدایت رسول شاہ، قاری محمد افضل قادری، شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف، مولانا محمد عالم طارق، خواجہ عبدالماجد صدیقی، مولانا عطاء الرحمن شہباز، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا پیر عزیز الرحمن جالندھری، مفتی طاہر مسعود، مولانا عبدالمجید لنڈ، مولانا ظفر احمد قاسم، صاحبزادہ سید محمد زکریا، مولانا محمد قاسم

(باقی صفحہ۲۷پر)

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

مذہبی آزادی کا صحیح تصور

قانون ''امتناع قادیانیت'' میں جن امور کا ذکر ہے (یعنی کلمہ طیبہ، نماز باجماعت، مسجد اور اذان) یہ مسلمانوں کا شعار ہیں اور یہ چیزیں مسلم و غیر مسلم کے درمیان خط امتیاز کھینچتی ہیں۔

کیا کسی غیر مسلم کو اسلام کا شعار اپنانے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اس سلسلہ میں چند گزارشات گوش گزار کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

کسی فرد، جماعت یا قوم کا خاص شعار لائق احترام سمجھا جاتا ہے اور کوئی غیر متعلق شخص اس خاص شعار کو اپنائے تو اسے ''جعل سازی'' کا مرتکب سمجھا جاتا ہے، مثلاً:

۱:..... کوئی صنعتی یا تجارتی فرم اپنا علامتی نشان (ٹریڈ مارک) رجسٹرڈ کرالیتی ہے، یہ اس کا ''علامتی نشان'' ہے اور کسی شخص کو اس کے اپنانے کا حق حاصل نہیں، اگر کوئی دوسرا شخص اس ''امتیازی نشان'' کو اختیار کرے گا تو ''چور'' اور ''جعل ساز'' تصور کیا جائے گا۔

۲:..... ہر ملک کی فوج کی ایک خاص وردی ہے، جو اس ملک کی فوج کا ''یونی فارم'' سمجھا جاتا ہے، پھر فوج کے خاص خاص عہدوں کے لئے الگ الگ نشان مقرر ہیں، یہ جنرل کا نشان ہے، یہ میجر جنرل کا نشان ہے، یہ کرنل کا نشان ہے، یہ فل کرنل کا نشان ہے، یہ میجر کا نشان ہے، وغیرہ وغیرہ۔

یہ مختلف عہدوں کے نشانات ان عہدوں کی امتیازی علامات اور ان کا ''شعار'' ہیں، اگر کوئی غیر فوجی، فوجی وردی پہن کر گھومے پھرے تو اسے مجرم تصور کیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کوئی فوجی اپنے عہدے کے علاوہ دوسرے عہدے کا ''علامتی نشان'' لگالے تو وہ بھی مجرم تصور کیا جائے گا، اس لئے کہ اگر ان امتیازی نشانات کے استعمال کی دوسروں کو اجازت دی جائے تو فوجی اور غیر فوجی کے درمیان امتیاز نہیں رہے گا اور فوج کے اعلیٰ و ادنیٰ عہدوں کی شناخت مٹ جائے گی۔ الغرض فوج کا شعار لائق احترام ہے اور فوجی افسران کے خاص خاص نشانات بھی لائق احترام ہیں، کسی غیر متعلقہ شخص کو ان کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

۳:..... اسی طرح ہر ملک کی پولیس کا بھی ایک ''یونیفارم'' ہے جو اس کا علامتی نشان اور شعار ہے، پھر پولیس کے بڑے چھوٹے عہدوں کی شناخت کے لئے الگ الگ نشان مقرر ہیں، جو بطور خاص ان عہدوں کا شعار ہے، کسی غیر شخص کو پولیس کا یونیفارم اور اس کے مختلف عہدوں کا علامتی نشان استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

اگر کسی فرم کا ٹریڈ مارک کسی دوسرے کے لئے استعمال کرنا جرم ہے، اگر پولیس کی وردی اور اس کے عہدوں کی شناختی علامات کا استعمال کسی غیر شخص کے لئے جرم ہے اور اگر فوج کے یونیفارم اور اس کے عہدوں کی خاص علامات کا استعمال دوسرے شخص کے لئے جرم ہے تو ٹھیک اسی طرح اسلام کے شعار کا استعمال بھی ''غیر مسلم'' کے لئے جرم ہے، اس کو دنیا کے کسی قانون انصاف کی رو سے جائز قرار نہیں دیا جاسکتا۔

فاضل عدالت کبھی گوارا نہیں کرے گی کہ کوئی ''جعل ساز'' ایک عمارت بناکر اس پر ''سیشن کورٹ'' ''ہائی کورٹ'' یا ''سپریم کورٹ'' کا بورڈ لگا کر لوگوں کے مقدمات نمٹانے لگے، بلاشبہ لوگوں کے تنازعات نمٹانا کار ثواب ہے اور مظلوموں کی دادرسی کرنا اور ان کو ظالموں کے چنگل سے نجات دلانا بڑی عبادت ہے، اس کے باوجود یہ شخص جعل سازی کا مرتکب اور مجرم سمجھا جائے گا، کیوں؟ اس لئے کہ اس شخص نے غلط طور پر معزز عدالت کے نام کو استعمال کرکے اس مقدس نام کی توہین کی ہے۔

ٹھیک اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کسی غیر مسلم کا (اپنے کفر پر قائم رہتے ہوئے) اسلام کے مقدس نام کو استعمال کرنا اور اسلام کے خصوصی شعائر و علامات کو اپنانا بھی بدترین جرم ہے، اس لئے کہ یہ اسلام اور اسلام کے خصوصی شعائر کی توہین ہے۔

فاضل عدالت اس بات کو کبھی برداشت نہیں کرے گی کہ کوئی مکار فرد یا معزز عدالت کے سامنے اپنا کمرۂ عدالت سجائے اور اس پر ''چیف جسٹس'' کے نام کی تختی آویزاں کرکے بیٹھ جائے، کیونکہ اس بہروپئے کا ''چیف جسٹس'' کی تختی آویزاں کرنا اس معزز اور محترم لفظ کی توہین ہے، ٹھیک اسی طرح اگر کوئی غیر مسلم (جو اپنے کفر پر مصر ہے) اپنے سینے پر یا گھر کے دروازے پر اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی تختی آویزاں کرتا ہے تو یہ بھی اس

پاک کلمہ کی توہین ہے، جسے کوئی مسلمان کسی حال میں گوارا نہیں کر سکتا، کون مسلمان ہوگا جو اس کو برداشت کرے کہ کسی بت کدے پر ہندوؤں کے کسی مندر پر کلمہ طیبہ لکھ کر یہ تاثر دیا جائے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وہ نہیں تھی جسے مسلمان لئے پھرتے ہیں، بلکہ نعوذ باللہ وہ تھی جس کا مظاہرہ اس بت کدے میں اور اس مندر میں کیا جاتا ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ سے سوال کیا گیا کہ کفار کی عبادت گاہوں کو بیت اللہ کہنا صحیح ہے؟ جواب میں تحریر فرمایا:

"یہ بیت اللہ نہیں، بیت اللہ مسجدیں ہیں، یہ تو وہ جگہیں ہیں جہاں کفر ہوتا ہے، اگر چہ ان میں ذکر بھی ہوتا ہو، پس مکانات کا وہی حکم ہے جو ان کے بانیوں کا ہے، ان کے بانی کافر ہیں، لہٰذا یہ کافروں کے عبادت خانے ہیں۔"

(فتاویٰ ابن تیمیہؒ ص:۱۱۵، ج:۱)

ظاہر ہے کہ کفر معنوی نجاست ہے، پس جس طرح کسی نجاست خانے پر کلمہ طیبہ کا بورڈ لگانا کلمہ طیبہ کی توہین اور بے ادبی ہے، اسی طرح بیت الکفر پر کلمہ طیبہ کا آویزاں کرنا بھی کلمہ طیبہ کی تذلیل ہے، جو مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے، قانون امتناع قادیانیت کا نفاذ بھی ایسے جرائم کے تدارک کے لئے ہوا ہے۔

مذہبی آزادی کا صحیح تصور:

دور جدید میں ترقی یافتہ، لیکن لادین اقوام کی طرف سے "فردی آزادی" کا ایسا صور پھونکا گیا اور اس کے سحر آفریں نعرے نے کچھ لوگوں کو ایسا مسحور کیا کہ وہ "فردی آزادی" کے حدود وقیود ہی بھول گئے۔ مغرب میں "فردی آزادی" کو پانچ قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱:..... آزادی تقریر۔

۲:..... آزادی تحریر۔

۳:..... آزادی انجمن سازی۔

۴:..... آزادی مذہب۔

۵:..... آزادی بود و باش۔

دنیا کے کسی مذہب میں "فردی آزادی" کی پانچوں اقسام کا مفہوم "مادر پدر آزادی" نہیں، بلکہ اس کے لئے بھی حدود و قیود ہیں۔

اول:..... یہ کہ یہ آزادی اخلاق و تہذیب کے دائرے سے باہر نہ ہو۔

دوم:..... یہ کہ یہ آزادی آئین و قانون کے دائرے میں ہو۔

سوم:..... یہ کہ ایک فردی آزادی سے معاشرہ کا امن و سکون غارت نہ ہو اور دوسروں کے حقوق اس سے متاثر نہ ہوں، جو آزادی کے دائرہ تہذیب سے باہر ہوں جس آزادی میں آئین و قانون کو ملحوظ نہ رکھا جائے اور جس آزادی سے معاشرہ کا امن و سکون تہہ و بالا ہو جائے یا دوسروں کے حقوق متاثر ہوں ایسی آزادی پر ہر مہذب معاشرہ پابندی عائد کرے گا، مشہور ہے کہ ایک شخص بے ہنگم طریقے سے اپنا ہاتھ گھما رہا تھا، اس کا ہاتھ کسی کی ناک پر لگا، ناک والے نے اس پر احتجاج کیا تو آپ فرماتے ہیں کہ آزادی کا زمانہ ہے، مجھے اپنا ہاتھ گھمانے کی مکمل آزادی ہے، آپ میری آزادی میں خلل انداز نہیں ہو سکتے، جواب میں اس زخمی شخص نے کہا کہ آپ کو بلاشبہ آزادی ہے، جس طرح چاہیں ہاتھ گھمائیں، مگر یہ ملحوظ رہے کہ آپ کی آزادی کی حد میری ناک سے ورے ورے تک ہے، جہاں سے میری ناک کی سرحد شروع ہوئی وہاں سے آپ کی آزادی ختم۔

الغرض آزادی تحریر و تقریر ہو، آزادی مذہب و انجمن ہو یا آزادی بود و باش ہو، ان میں سے کوئی آزادی بھی حدود و قیود سے ماورا نہیں، مثلاً:

۱:..... آزادی تقریر کو لیجئے! ہر شخص کو حق ہے کہ اپنی زبان کو جس طرح چاہے چلائے، لیکن شرط یہ ہے کہ:

الف:..... لوگوں پر بہتان تراشی نہ کرے۔

ب:..... لوگوں کو ملکی آئین کے خلاف بغاوت پر نہ اکسائے۔

ج:..... غیر قانونی طریقہ سے حکومت کا تختہ الٹنے کی دعوت نہ دے۔

د:..... اپنی تقریر میں دشنام طرازی نہ کرے اور مغلظات نہ بکے، حکومت کے کارندوں کو چور، ڈاکو، بدمعاش اور حرام خور کے خطابات سے نہ نوازے۔

ہ:..... کسی کے گھر کے سامنے، کسی کے دفتر کے سامنے اور کسی نجی محفل کے پاس ایسا شور نہ کرے کہ لوگوں کا امن و سکون غارت ہو جائے۔

اگر کوئی شخص "آزادی تقریر" کی آڑ لے کر ان حدود کو پھلانگنے کی جرأت کرتا ہے تو ہر مہذب ملک کا قانون حرکت میں آئے گا، اور اس شخص کو آزادی کے غلط مفہوم کا تلخ ذائقہ چکھنا پڑے گا۔

۲:..... آزادی تحریر:

جدید دور میں آزادی تحریر کا غلغلہ بلند ہے اور آزادی تحریر پر قدغن لگانے کے لئے احتجاج کیا جاتا ہے، اس آزادی کا زیادہ تعلق اخبارات و رسائل، کتب اور لٹریچر اور مقالات و مضامین سے ہے، لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہر مہذب ملک میں پریس کے قوانین موجود ہیں اور کسی کو یہ حق نہیں دیا جاتا کہ ان قوانین سے بالاتر ہو کر "آزادی تحریر" کا مظاہرہ کرے، اگر کوئی اخبار نویس دوسروں کو فحش مغلظات بکتا ہے، کسی پر ناروا تہمتیں دھرتا ہے، لوگوں کو آئین و قانون سے بغاوت کی دعوت دیتا ہے، فوج یا عدلیہ کی توہین کرتا ہے یا معاشرہ میں اخلاقی انارکی پھیلاتا ہے تو قلم کی اس آزادی کو لگام دینے کے لئے قانون حرکت میں آئے گا اور ایسے شخص کو پس دیوار زندان بھیجا جائے گا یا پھر اس کا صحیح مقام دماغی شفاخانہ ہوگا،

الغرض کسی بھی مہذب معاشرہ میں ''آزادی قلم'' کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ان ''آزاد صاحب'' کو لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلنے اور معاشرہ کی زندگی اجیرن کرنے کا بھی حق حاصل ہے۔

۳:.......آزادی انجمن سازی:

ہم ذوق وہم مشرب لوگوں کو اختیار ہے کہ اپنی ایک انجمن بنائیں اور اپنی جماعت تشکیل دیں، لیکن یہ آزادی بھی اخلاق و قانون کے دائرے میں محدود ہونی چاہئے، اگر بدنام قسم کے ڈاکو ''انجمن قزاقاں'' کے نام سے ایک تنظیم بنائیں اور اس تنظیم کے اصول و قواعد مرتب کریں اور انہیں اخباروں میں، رسالوں میں، کتابوں میں شائع کریں تو کوئی مہذب حکومت اور مہذب معاشرہ اس کی اجازت نہیں دے گا، بلکہ ایسی تنظیم کو خلاف قانون قرار دیا جائے گا اور اس تنظیم کے ارکان اگر حکومت کی گرفت میں آجائیں تو ان کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

اسی طرح حکومت کے باغیوں کا گروپ اگر ''انجمن باغیاں'' بنانے کا اعلان کرے تو اس کا جو حشر ہوگا وہ سب کو معلوم ہے، اس سے ثابت ہوا کہ انجمن سازی کی آزادی بھی مادر پدر آزادی نہیں، بلکہ اخلاق و قانون کے حدود کی پابند ہے۔

۴:.......آزادی بود و باش:

ہر شخص کو آزادی ہے کہ جیسے مکان میں چاہے رہے، جب کھانا چاہے کھائے، جیسا لباس چاہے پہنے، جیسی معاشرت چاہے اختیار کرے، لیکن یہ آزادی بھی غیر محدود نہیں، بلکہ اس پر کچھ اخلاقی و قانونی پابندیاں عائد ہوں گی، چنانچہ سکونتی مکان کی تعمیر میں اسے بلدیہ کے قواعد کی پابندی کرنی ہوگی۔

لباس کی تراش خراش کا اختیار ہے، لیکن اگر کوئی شخص پولیس یا فوج کی وردی پہن کر نکلے گا تو گرفتار کرلیا جائے گا، اپنے گھر میں اگر چاہے تو ملکہ برطانیہ کا تاج بھی زیب سر کرے، لیکن اگر جذبہ آزادی کی چھلانگ لگا کر تاج برطانیہ کو سر عام پہنے گا تو دست اندازی پولیس کا مستوجب ہوگا، اپنے گھر میں جو گائے بجائے، لیکن اگر مکان کی چھت پر چڑھ کر طبل غازی بجانے لگے تو فوراً اس کا منع کیا جائے گا، گھر میں آزاد ہے کہ لنگی پہنے یا بنیان یا اپنے بند کمرے میں لباس بے لباسی زیب تن کرے، لیکن اگر اسی لباس بے لباسی میں لوگوں کے سامنے آئے گا تو دھر لیا جائے گا، معلوم ہوا کہ آزادی بود و باش بھی بے قید نہیں بلکہ عقلائے عالم اس آزادی کو اخلاق و قانون کے دائرے میں رکھنے پر متفق ہیں، خلاصہ یہ کہ ان تمام قسم کی آزادیوں کے لئے شرط یہ ہے کہ ایک فرد کی آزادی، دوسروں کی آزادی میں خلل انداز نہ ہو اور اس آزادی سے دوسروں کا امن و سکون تہ و بالا نہ ہو۔

۵:.......آزادی مذہب:

اسی طرح ہر شخص کو اختیار ہے کہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے، خدا کو مانے یا نہ مانے، کرشن مہاراج کو مانے، ہنومان جی کو پوجا کرے، زرتشت کو مانے، یہودی مذہب کو اپنائے، عیسائی مذہب کو اختیار کرے یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے کسی شخص کو کسی دین و مذہب کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، کیونکہ دین و مذہب کا معاملہ عقیدہ و نجات آخرت کا معاملہ ہے، اور یہ خود اختیاری معاملہ ہے، اس میں کسی پر جبر نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ آزادی اخلاق و قانون سے ماورا نہیں، بلکہ یہ آزادی بھی اخلاق و قانون کے دائرے میں محدود ہے، مثلاً ایک پابندی تو اس پر اس مذہب کی طرف سے عائد ہوگی جس کو وہ قبول کرنے جارہا ہے کہ اگر وہ اس مذہب کو قبول کرنا چاہتا ہے تو اس مذہب کو قبول کرنے سے پہلے اس کے اصول کو خوب ٹھونک بجا کر دیکھ لے اور گہری نظر سے اس کا مطالعہ کرلے یہ دیکھ لے کہ اس کے لئے قابل قبول بھی ہیں یا نہیں؟ اور جب اس مذہب کو قبول کرلے گا تو اس مذہب کے تمام مسلمہ اصول کی پابندی اس پر لازم ہوگی اور اس مذہب کے مسلمہ اصول سے انحراف اس کے لئے جائز نہیں ہوگا، اگر یہ شخص اس مذہب کو قبول کرنے کا التزام بھی کرتا ہے اس کے باوجود اس مذہب کے اصول مسلمہ سے انحراف کرتا ہے تو اس مذہب کو اس کے خلاف کارروائی کا پورا حق حاصل ہوگا۔

دوسری پابندی اس پر دوسرے مذاہب کی طرف سے عائد ہوگی کہ اس کی ''مذہبی آزادی'' سے دوسروں کی مذہبی آزادی متاثر نہ ہو، مثلاً ایک شخص اپنے دوستوں کی ایک جماعت بنالیتا ہے اور پھر یہودی مذہب کے ماننے والوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ میں موسیٰ علیہ السلام ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ بھیجا ہے تاکہ میں توریت کی تجدید کروں اور نئی یہودیت کو لوگوں کے سامنے پیش کروں، چونکہ سچا یہودی مذہب وہ ہے جو میں بیان کررہا ہوں لہٰذا تمام یہودی برادری کا فرض ہے کہ مجھ پر ایمان لائے، مجھے موسیٰ علیہ السلام کی حیثیت سے تسلیم کریں اور میری پیروی کریں، کیونکہ صرف میری تعلیم ان کے لئے مدار نجات ہے جو لوگ مجھے نہیں مانیں گے وہ یہودی مذہب کے دائرے سے خارج ہیں، وغیرہ وغیرہ۔

یہ شخص اپنے ان خیالات کو کتابوں میں، رسالوں میں اور اخباروں میں شائع کرتا ہے، اس کے ان خیالات سے یہودی برادری میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اور اس کا یہ دل آزار رویہ یہودی برادری کے لئے ناقابل برداشت ہوجاتا ہے، یہاں تک نوبت مناظروں، مباحثوں سے گزر کر فتنہ و فساد تک پہنچ جاتی ہے، ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے معمولی عقل و دانش سے نوازا ہے، اس شخص کے رویہ کو یہودی مذہب میں مداخلت قرار دے گا اور اس کی اس ''غلط مذہبی آزادی'' پر پابندی عائد کرنے کے حق میں رائے دے گا۔

یا مثلاً ایک عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں اور وہی تقریر جو اوپر یہودیت کے بارے میں ذکر کی گئی ہے، عیسائیوں کے بارے میں کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی اس اشتعال انگیزی سے عیسائی برادری کے دل مجروح ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان تصادم کی نوبت آجاتی ہے تو یہاں بھی اس شخص کے رویہ پر نفرین کی جائے گی اور عیسائی مذہب کے استحصال سے روکا جائے گا۔

یا مثلاً ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ (نعوذ باللہ) میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں دوبارہ مبعوث فرمایا ہے، مسلمان جس اسلام کو لئے پھرتے ہیں وہ مردہ اسلام ہے، زندہ اسلام وہ ہے جو میں پیش کر رہا ہوں، اب صرف میری پیروی مدار نجات ہے، صرف میرے ماننے والے مسلمان ہیں، باقی سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں وغیرہ، وغیرہ اس شخص کی یہ حرکتیں مسلمانوں کے لئے حد درجہ اذیت کا باعث بنتی ہیں۔

ان میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اور وہ اس موذی کی ان اشتعال انگیز حرکتوں کے خلاف سراپا احتجاج بن جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس شخص کے اشتعال انگیزی کو "مذہبی آزادی" کا نام دینا غلط ہے، یہ "مذہبی آزادی" نہیں بلکہ مسلمانوں کے دین و مذہب میں مداخلت ہے اور ان کے مذہب پر ڈاکا ڈالنا ہے، پس جس طرح دنیا کی کوئی عدالت "انجمن قزاقاں" قائم کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی، اسی طرح دنیا کی کوئی عدالت اس شخص کی جماعت کو "مذہبی قزاقی" کی اجازت نہیں دے سکتی۔

الغرض "مذہبی آزادی" سر آنکھوں پر، لیکن مذہبی آزادی کے نام پر "مذہبی قزاقی" کی اجازت دینا عدل و انصاف کا خون کرنا ہے۔

(ماخوذ: تحفہ قادیانیت، ج:۱، ص:۱۹۳، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)

جھوٹے نبیوں کی پیشنگوئی زبان نبوت سے

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ شہیدؒ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایک دن) میں سو رہا تھا کہ (خواب میں) زمین کے خزانے میرے سامنے لائے گئے، پھر میرے ہاتھ پر سونے کے دو کڑے رکھے گئے جو مجھ پر گراں گزرے (یعنی میرے ہاتھ پر سونے کا ہونا سونے کے حرام ہونے کی وجہ سے مجھے ناگوار معلوم ہوا) اس کے بعد مجھ پر وحی آئی (یعنی خواب ہی میں بطور الہام میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی) کہ ان کڑوں پر پھونک مارو، چنانچہ میں نے پھونک ماری تو وہ کڑے اڑ گئے، میں نے ان دونوں کڑوں سے ان دونوں جھوٹوں کے بارے میں تعبیر لی (باعتبار مسکن علاقہ کے) جن کے درمیان میں ہوں یعنی ایک تو یمامہ والا اور دوسرا صنعاء والا۔

تشریح: "زمین کے خزانے لائے گئے" اس کا معنی (مرقات صفحہ ۳۴ جلد:۹) میں ہے کہ آپؐ کے سامنے حقیقت میں خزانے ہی لائے گئے تھے خزانوں کے ذریعہ گویا یہ بشارت دی گئی کہ آپؐ اور آپؐ کی امت کے لوگ اس روئے زمین پر اپنا تسلط قائم کریں گے اور دنیا کے خزانوں کے مالک قرار پائیں گے، نیز آپؐ کی امت اور آپؐ کی شریعت چار دانگ عالم میں پھیل جائے گی اور بعض شارحین نے فرمایا کہ اس جگہ مضاف محذوف ہے: "ای بمفاتیح خزائن الارض "یعنی زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھے دی گئیں اور یہ معنی زیادہ صحیح ہیں، کیونکہ امام بخاریؒ نے باب علامات النبوت ص:۵۰۸ جلد اول اور باب المفاتیح فی الید ص:۱۰۳۸، ج:۲، میں انہی الفاظ سے روایت کی ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ مفاتیح اسم آلہ کی جمع جس کا واحد مفتح بکسر المیم ہے یعنی زمین کے خزانوں کی کنجیاں فرشتہ لے کر آیا اور آپؐ کو وہ تمام کنجیاں خواب میں سپرد کی گئیں اور آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو فرمایا کہ تمام زمین کے خزانے تمہارے قدموں پر نچھاور ہوں گے، چنانچہ فاروق اعظمؓ کے زمانے میں حضرات صحابہ کرامؓ نے قیصر و کسریٰ کے خزانے حاصل کئے، اس اعتبار سے آپؐ کی پیشنگوئی کو اللہ تعالیٰ نے فاروق اعظمؓ کے ہاتھوں پورا فرمایا: والحمد للہ! اب دوسری پیشنگوئی کی تشریح کی جاتی ہے کہ سونے کے دو کڑوں سے مراد دو کذاب ہیں جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر آئیں گے، ایک صاحب صنعاء (صنعاء یمن کا مشہور شہر ہے اور آج کل یمن کا دار الحکومت صنعاء ہی ہے) بہر حال صنعاء کا سردار اسود عنسی تھا۔ (بخاری ص:۵۱۱، ج:۱، حاشیہ ۱۳) میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں اس اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، جب آپؐ مرض وفات میں صاحب فراش تھے تو حضرت فیروز دیلمیؓ نے اسود عنسی کو قتل کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا: "فاز فیروز" یعنی فیروز فائز المرام ہوئے۔

صاحب یمامہ سے مراد مسیلمہ کذاب تھا، جسے صدیق اکبرؓ نے "حدیقۃ الموت" میں جہنم رسید کیا۔ اس جنگ میں کم و بیش بارہ سو صحابہؓ و تابعینؒ شہید ہوئے۔

مرسلہ: ابو فضیل احمد خان

"حضرت ثوبان روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ کافر قومیں تم کو مٹانے کی غرض سے (سازش

اقوام عالم کی ہر شش جہت سے امت پر یلغار اور یورش کے لئے متحد ہونے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ جس طرح چند لوگ ایک دوسرے کو کھانے کے لئے دستر خوان پر بلاتے ہیں

دونوں باتیں لازم وملزوم ہیں' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب خوف اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ضعف اور سستی ڈال دیں گے'

مولانا محمد ارتضاء الحسن رضی کاندھلوی

حالاتِ حاضرہ اور فرمانِ نبوی ﷺ

کے لئے) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو پیالے کی طرف بلاتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا کہ آیا ایسا ہماری قلت تعداد کے باعث ہوگا؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ اس وقت تم تعداد میں بہت ہوگے' البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے قلوب سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں ضعف اور سستی ڈال دیں گے' ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضعف اور سستی کا کیا مطلب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت' اور مسند احمد کی روایت میں موت سے نفرت کے بجائے تمہارا قتال سے نفرت کرنا ہے۔"

(ابوداؤد ص: ۵۹۰ کتاب الملاحم' مسند احمد ۲/۳۵۹)

غیر مسلم قومیں مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے متحد ہو جائیں گی:

مذکورہ بالا حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کے فتنوں میں مبتلا ہونے اور اور بغیر کسی اختلاف کے الفت' محبت اور آسانی کے ساتھ کھانا چٹ کر جاتے ہیں' ٹھیک اسی طرح عنقریب غیر مسلم قومیں آپس میں متحد ہو کر اور اپنے آپس کے مذہبی و سیاسی اختلافات کو نظر انداز کر کے مسلمانوں کے خلاف سازش کے لئے ایک دوسرے کو بلائیں گی اور پھر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں گی۔ صحابہ کرامؓ میں کسی کے یہ عرض کرنے پر کہ کیا امت کی یہ زبوں حالی اور مظلومیت قلت تعداد کی وجہ سے ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہ وجہ نہیں کہ تم لوگ اس وقت تعداد میں کم ہوگے بلکہ بہت زیادہ ہوگے۔ ملا علی قاریؒ اس کا مطلب یہ بیان فرماتے ہیں:

"تم آپسی اختلافات' خستہ حالی' آسودہ حالی اور متفرق نفسانی خواہشات کا شکار ہوگے۔" (مرقاۃ المفاتیح ۹/۵۵۲)

اور حضرت سہارنپوری قدس سرہ اس کا یہ مطلب بیان فرماتے ہیں:

"تم لوگوں میں بے حیثیت' بے وقعت اور کم ترین درجہ کے ہو جاؤ گے۔" (بذل المجہود ۵/۱۰۶)

حاصل دونوں اقوال کا ایک ہی ہے' کیونکہ یعنی تمہارے دل تو باہمی اختلافات اور گروہ بندیوں کی وجہ سے کمزور ہو جائیں گے لیکن اغیار کے دل تمہارے خلاف مضبوط ہو جائیں گے۔ ایک صحابی کے اس استفسار پر کہ ضعف اور سستی کا کیا مطلب ہے؟ یعنی اس کے اسباب کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کا سبب ہے دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ یہ دونوں باتیں بھی لازم وملزوم ہیں' ظاہر ہے کہ جب انسان کے دل میں دنیا کی محبت بیٹھ جائے گی اور وہ آخرت کو بھلا کر اپنا مقصد حیات دنیا سمیٹنے کو بنالے گا تو پھر وہ موت اور آخرت کے تصور سے گھبرائے گا اور اس سے نفرت کرے گا اور مسند احمد کی روایت میں نفرت کے بجائے قتال سے نفرت کا ذکر ہے' ظاہر ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے قتال سے نفرت اور دوری اختیار کرنا حب دنیا ہی کا لازمی نتیجہ ہے۔

عالم اسلام کی موجودہ صورتحال:

اگر عالم اسلام کی موجودہ صورتحال پر سرسری نگاہ ڈالی جائے تو یہ بات بالکل واضح اور روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ مذکورہ نبوی پیشینگوئی موجودہ دور میں جس درجہ پائی جارہی ہے' قرون

اخیہ میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی' جملہ اقوام عالم چاروں طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹی پڑی ہیں' شاید ہی دنیا کا کوئی خطہ ایسا ہو جہاں مسلمان ذہنی وجسمانی اعتبار سے پُرسکون اور عافیت بخش زندگی گزار رہے ہوں' ہر جگہ لوٹ مار' اور قتل وغارتگری کا بازار گرم ہے' اگر کہیں بالفعل عافیت نظر آ بھی رہی ہے تو وہاں کے مسلم باشندے آنے والے حالات کی ہولناکیوں کے اندیشے سے سہمے ہوئے ہیں' اگر بیسویں صدی کا جائزہ لیا جائے تو ہر جگہ یہی منظر نظر آئے گا۔ دنیا کی تمام غیر مسلم طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرِپیکار اور ان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے نظر آئیں گی۔ خاص طور پر دو سپر پاور طاقتیں یہودیت اور عیسائیت اپنے تمام مذہبی اور نظریاتی اختلافات اور قدیم رسہ کشی کو بھلا کر مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکی ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ دنیوی اعتبار سے دو طاقتور چیزیں (عیسائیوں کی دولت اور یہودیوں کا دماغ) اسی مقصد میں صرف ہو رہا ہے۔ دنیا کے نقشے میں بعض علاقے ایسے ہیں' جہاں خاص طور پر مسلمانوں کو ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے' مثلاً چیچنیا' بوسینیا' نائیجیریا' یوگوسلاویہ' کوسوو' کرونا' الجزائر' برما' بلغاریہ' انڈونیشیا' فلسطین' چین' سری لنکا' فلپائن' البانیہ' عراق' افغانستان' صومالیہ' یوگنڈہ' کمبوڈیا' کوچیا' اوگاڈین' اسپین' سائبیریا، پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور دیگر بہت سے علاقوں میں مسلمانوں کی جو نسل کشی ہوئی ہے اور مسلم عورتوں کی آبروریزی کی گئی ہے' محتاط اندازے کے مطابق شہداء کی مجموعی تعداد کروڑوں سے اور عصمت دری کا شکار عورتوں کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہوگی' کہیں ہتھوڑوں سے مسلمانوں کی کھوپڑیوں کو توڑا گیا' کہیں آنکھیں نکال کر جسم پر بجلی کا کرنٹ لگایا گیا' کہیں سر' گٹر میں ڈبوئے گئے اور کہیں شیر خوار بچوں کو دانتوں سے چبا ڈالا گیا' کہیں عورتوں کے مخصوص اعضاء کاٹے گئے' کہیں جسم کو کاٹ کاٹ کر قیمہ بنایا گیا' کہیں پیٹ چیر کر آنتوں کو اٹھا کر چلنے پر مجبور کیا گیا' کہیں عرب لڑکیوں کا جبراً برہنہ جلوس نکالا گیا' کہیں ماں کے سامنے بچہ کو ذبح کر کے کھولتی ہانڈی میں ڈالا گیا' کہیں بازو اور ٹانگیں آگ پر بھونی گئیں۔ غرض ظلم و بربریت کی کوئی شکل ایسی نہیں بچی جس کو مسلمانوں کے خلاف اختیار نہ کیا گیا ہو اور شیطان اس پر شرمانہ گیا ہو۔

حدیث شریف کا پیغام:

موجودہ دور میں مسلمانوں کی جس مظلومیت'

> **دنیا کی تمام غیر مسلم طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرِپیکار اور ان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے درپے نظر آرہی ہیں**

مغلوبیت اور مقہوریت کی طرف اجمالی اشارہ کیا گیا ہے اس کے اسباب کی طرف خود آقائے دو جہاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لفظوں میں اشارہ فرمادیا ہے: "حب الدنیا وکراھیۃ الموت" کہ یہ تمام حالات مسلمانوں پر اس وجہ سے آئیں گے کہ وہ دنیا کو محبوب اور مرغوب بنا کر اس کی رنگ رلیوں میں ایسے منہمک اور اس کے حصول کی خاطر اس طرح مشغول ہو جائیں گے کہ اللہ' رسول اور آخرت کو بھلا بیٹھیں گے اور پھر موت کے تصور سے لرزہ طاری ہوگا۔

حضرت مولانا حکیم اختر صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"اس زمانے میں اہل کفر سے اہل اسلام کا رعب جاتا رہا اور اہل کفر جنگ میں غالب آرہے ہیں' اس کا راز یہی ہے کہ امت مسلمہ کے دلوں میں دنیا کی محبت اور موت سے نفرت پیدا ہوگئی ہے' اس لئے جہاد کی اصلی روح پیدا نہیں ہو رہی ہے اور مسلمان صرف نام کا مسلمان ہے' لیکن اکثریت خدا اور رسول کی نافرمانی میں مبتلا ہے' بے پردگی' بے حیائی' سینما' نائٹ کلب' ٹیلیویژن اور پوری زندگی سنت نبوی سے دور اور اہل مغرب کی عیاشی کے خطوط پر محو گردش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہماری ہدایت کے لئے اسباب پیدا فرمائیں۔"

(دنیا کی حقیقت ص:۲۰۰)

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم آیت کریمہ: "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" میں بیان کردہ انسانی مقصد تخلیق کو سمجھیں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں محض اپنی عبادت یعنی چوبیس گھنٹے کی زندگی اللہ و رسول کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق گزارنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ حصول دنیا کی فکر کرنے اور اس کی چمک دمک سے متاثر ہونے اور سنتوں کو چھوڑ کر غیروں کے طریقوں اور ان کے آلات لہو ولعب کو اختیار کرنے کے لئے نہیں پیدا فرمایا۔ آج اگر ہم اس بنیادی حقیقت کو تسلیم کرلیں اور اپنی زندگی کو اسی قالب میں ڈھال دیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے کوئی بعید نہیں کہ وہ حالات کا رخ موڑ دیں۔ ہماری زبوں حالی کو خوش حالی سے' مغلوبیت کو غلبہ سے اور مظلومیت کو اقتدار سے اور کمتری کو برتری سے بدل دیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

☆☆..........☆☆

ڈاکٹر علی اصغر چشتی

خواتین کا حج

حج اسلام کا ایک اہم رکن ہے' اس میں مالی' روحانی اور جسمانی عبادات شامل ہیں۔ حج کے لفظی معنی ارادہ کے ہیں' لیکن شریعت کے لحاظ سے مکہ مکرمہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کی ہوئی عمارت خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور مکہ مکرمہ کے مختلف مقدس مقامات میں مقررہ دنوں اور مقررہ اوقات میں حاضر ہوکر احرام باندھ کر افعال ومناسک بجالانے کا نام حج ہے۔ حج زندگی میں ایک بار ادا کرنا ہر صاحب استطاعت مسلمان پر فرض ہے۔

حج ایک جامع عبادت ہے' اس میں انفرادیت اور اجتماعیت کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے' اس میں اللہ کے نیک بندے اللہ کے راستے میں مصائب وتکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور بہت سی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ترک کردیتے ہیں۔

حج کا تعلق زیادہ تر روحانیت سے ہے' حج کرنے والوں کو یکسوئی کے ساتھ عبادت کرنے کا موقع ملتا ہے' وہ گھر سے نکلتے ہی اس کام کے لئے ہیں۔ حج کے ایام میں انہیں اذکار اور عبادات کے سوا کوئی کام نہیں ہوتا' وہ دن رات اسی خیال میں مگن رہتے ہیں کہ شاید ان کی کوئی ادا رب کائنات کو پسند آجائے۔

حج کی سعادت دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی توفیق ہے کہ اصلاح حال کی تمام تر کوششوں کے باوجود جو کھوٹ اور نقص رہ جائے وہ ارکان حج اور مقامات حج کی برکت سے دور ہوجائے۔

جن خواتین کو حج کرنے کا موقع ملے انہیں چاہئے کہ حج کے ایک ایک رکن اور عمل کو پورے اخلاص اور شعور کے ساتھ ادا کریں۔

حج کی اقسام میں سے ایک قسم حج تمتع کہلاتی ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں حج تمتع یہ ہے کہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر خانہ کعبہ جاکر عمرہ کرلیا جائے اور احرام کھول دیا جائے' پھر آٹھویں ذوالحجہ کو حج کا دوبارہ احرام باندھا جائے اور مناسک حج ادا کرنے کے بعد بال ترشوا کر احرام کھول دیا جائے۔

حج کی یہ صورت خواتین کے لئے بہتر اور آسان ہے' اس لئے کہ زیادہ دیر تک احرام کی پابندیاں برداشت کرنے کی ہر خاتون میں سکت نہیں ہوتی' خواتین کے لئے حج تمتع ہی مناسب رہتا ہے۔

شرائط حج:

شرائط حج سے مراد وہ شرائط ہیں' جن کا پایا جانا حج کے فرض ہونے کے لئے ضروری ہے' اگر ان میں سے ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو حج فرض نہ ہوگا۔

مسلمان ہونا: حج کرنے والی خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان ہو' غیر مسلم خاتون پر حج فرض نہیں۔

بالغ ہونا: حج کرنے والی خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ بالغ ہو' نابالغ خاتون پر حج فرض نہیں۔

عاقل ہونا: حج کرنے والی خاتون کے لئے لازمی ہے کہ وہ باشعور اور عاقل ہو' پاگل اور دماغی لحاظ سے غیر متوازن خاتون پر حج فرض نہیں۔

آزاد ہونا: حج کرنے والی خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ آزاد ہو' کنیز پر حج فرض نہیں۔

وقت ہونا: وقت سے مراد حج کے مہینے یعنی شوال' ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحجہ کے ہیں' اگر کسی خاتون میں باقی شرائط تو پوری ہوں مگر وہ حج کا وقت شروع ہونے سے پہلے فوت ہوگئی تو اس پر حج فرض نہیں۔

صحت وتندرستی: حج کرنے والی خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ جسمانی طور پر صحیح اور تندرست ہو' اگر کوئی خاتون ایسی شدید یا متعدی بیماری میں مبتلا ہے' جس سے خود اس کو یا دوسروں کو تکلیف پہنچے گی تو اس پر حج فرض نہ ہوگا۔

استطاعت: استطاعت سے مراد یہ ہے کہ کسی کام کو کرنے کے لئے ان تمام صلاحیتوں کا ہونا' جو اس کام کو انجام دینے کے لئے ضروری ہوں مثلاً:

(۱) جسمانی صلاحیت ہونی چاہئے یعنی کوئی ایسی بیماری نہ ہو جو سفر میں رکاوٹ ہو' انتہائی بڑھاپا' کمزوری' اور اپاہج ہونا بھی عدم صلاحیت (عذر) کی تعریف میں آتے ہیں۔

(۲) ذہنی استعداد ہونی چاہئے یعنی مناسک حج ادا کرنے کے لئے حج کے اعمال و افعال اور ارکان کو سیکھنے اور پوری طرح آگاہ ہونے کی اہلیت موجود ہو۔

(۳) اتنا سرمایہ ہونا چاہئے کہ اس سے حج کی تمام ضروریات پوری ہوسکیں' اگر کوئی خاتون مقروض ہے تو اسے چاہئے کہ پہلے قرض ادا کرے پھر حج کا ارادہ کرے' اسی طرح اگر کوئی خاتون اپنے بال بچوں کی کفیل ہے تو اسے چاہئے کہ ان کے اخراجات کا بندوبست کرے۔

محرم کی شرط: خاتون کے لئے ضروری ہے کہ حج کے دوران اس کے ساتھ محرم ہو' محرم کے بغیر خاتون کے لئے حج کے دوران بہت ساری مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے' خاتون کے ساتھ حج کے سفر میں

محرم کا ہونا ضروری ہے۔

حج کے دنوں میں بیک وقت لاکھوں افراد حج ادا کرتے ہیں اور لاکھوں کے ہجوم میں خواتین کے لئے اپنے آپ کو سنبھالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

حج کے فرائض:

حج کے اصل فرض تین ہیں: (۱) احرام باندھنا' (۲) وقوف عرفات' (۳) طواف زیارت۔

احرام:

مناسک حج وعمرہ میں سب سے پہلا عمل احرام ہے' احرام کے معنی ہیں حرام کرنا' عازمین حج جب میقات سے نیت اور تلبیہ کے ساتھ احرام باندھ لیتے ہیں تو ان پر وقتی طور پر کچھ پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں اور چند حلال چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں۔

احرام باندھنے کا طریقہ:

جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو پہلے غسل کرلیں' اگر غسل نہ کرسکیں تو وضو کرلیں۔ خواتین کا احرام یہ ہے کہ وہ سلے ہوئے کپڑے پہنے رہیں' اور اپنے سر کے بالوں کو ایک رومال سے باندھ لیں' کوئی بال ننگا نہ ہو' لباس میں خصوصیت کے ساتھ اس بات کا خیال رکھیں کہ وہ شوخ اور چست نہ ہو' سادہ اور ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہنیں۔

دوران احرام چہرہ پر کپڑا نہیں لگنا چاہئے لیکن نامحرم سے پردہ کرنا بھی لازمی ہے' اس لئے خواتین چہرے پر اس طرح کپڑا لٹکائیں کہ وہ چہرے پر نہ لگے' جراب' دستانے اور زیور پہننا جائز ہیں مگر نہ پہننا بہتر ہے۔ اگر احرام کے وقت کوئی خاتون مخصوص ایام سے دوچار ہو جائے تو وہ احرام باندھ کر عمرہ یا حج کی نیت کرے' البتہ نماز نہ پڑھے' تلبیہ پڑھے اور ہر وہ تمام اعمال کرے جو دوسرے حاجی کرتے ہیں۔ مسجد حرام سے باہر رہے اور اس وقت تک طواف نہ کرے' جب تک وہ پاک نہ ہو جائے۔ پاک ہو جانے کے بعد غسل کرلے' دوسرے کپڑے پہن لے' حج یا عمرہ کے اعمال مکمل کرلے' ان حالات میں پہلا احرام نہیں ٹوٹتا۔

عمرہ کی نیت:

احرام باندھتے وقت عمرہ کی نیت کریں اور یہ کلمات دہرائیں:

"اللھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی وتقبلھا منی"

اگر عربی کلمات یاد نہ ہوں تو اردو میں کہیں:

"اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتی ہوں' اسے میرے لئے آسان کردے اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔"

تلبیہ پڑھنا:

احرام باندھنے اور نیت کرنے کے بعد ایک بار تلبیہ پڑھنا فرض ہے' اور تین بار دہرانا سنت ہے۔ خواتین کو چاہئے کہ تلبیہ کے کلمات دہراتے وقت اپنی آواز بالکل آہستہ رکھیں' تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

"لبیک اللھم لبیک' لبیک لا شریک لک لبیک' ان الحمد والنعمۃ لک والملک' لا شریک لک"

ترجمہ: "میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' تمام تعریفیں اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور بادشاہی تیری ہی ہے' تیرا کوئی شریک نہیں۔"

تلبیہ کے بعد دعا کریں' جو بھی مسنون دعا آپ کو یاد ہو' اس کے الفاظ دہرائیں۔

مسجد حرام میں داخلہ:

بہتر یہ ہے کہ مسجد حرام میں باب السلام سے داخل ہوں' جس کا موجودہ نام باب الفتح ہے' البتہ آسانی کے لحاظ سے کہیں سے بھی داخل ہو سکتی ہیں' مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہوتی ہے' اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنے سے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

طواف:

مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد آپ سیدھی مطاف چلی جائیں اور طواف کی نیت کرلیں' بغیر نیت کے طواف نہیں ہوتا' عربی میں نیت کے الفاظ یاد نہ ہوں تو اردو میں یوں کہیں یا تصور کرلیں:

"اے اللہ! میں تیرے مقدس گھر کے طواف کی نیت کرتی ہوں' تو اسے میرے لئے آسان فرمادے اور ان سات چکروں کو جو محض تیری رضا کے لئے ہیں' میری طرف سے قبول فرما۔"

طواف کرنے کا طریقہ:

طواف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کے رکن حجر اسود والے کونے پر اس طرح کھڑی ہوں کہ منہ حجر اسود کی جانب ہو۔

یہاں طواف کی نیت کریں' پھر دائیں جانب سرک کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر "بسم اللہ' اللہ اکبر وللہ الحمد" پڑھ کر ہاتھ گرادیں' پھر حجر اسود کی طرف اشارہ کریں اور ہاتھ چوم لیں' اس عمل کو استلام کہتے ہیں۔

خواتین کو چاہئے کہ بھیڑ اور ہجوم میں گھسنے سے احتراز کریں' ہر چکر کے آخر میں دور سے ہاتھوں سے استلام کریں' طواف کے دوران میں آپ کو جو دعا یاد ہو اس کے کلمات دہرائیں۔

طواف مکمل کرلینے کے بعد ملتزم پر دعا مانگے اور مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر خوب دعائیں مانگیں' یہ ایسے مقامات ہیں' جہاں دعا قبول ہوتی ہے' اس کے بعد آپ زمزم پئیں اور سعی کی تیاری کریں۔

سعی کی نیت:

سب سے پہلے صفا پر چڑھ کر بیت اللہ شریف کی طرف دیکھیں اور سعی کی نیت کریں۔

صفا اور مروہ کے درمیان سات پھیرے لگا کر سعی کی جاتی ہے' سعی اس وقت درست ہوگی جب سات پھیرے پورے ہوں۔

بال کٹوانا اور احرام کھولنا:

صفا اور مروہ کی سعی کے بعد آپ بال کٹوا لیں' بال کٹوانے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام سر کے بالوں سے لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر بال کٹوا لیں' اس کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھ لیں اور غسل کر کے معمول کے مطابق کپڑے پہن لیں۔

منیٰ کو روانگی اور قیام:

۸ ذوالحجہ کو حج تمتع کا احرام باندھیں' نماز فجر حرم میں ادا کریں' پھر طلوع آفتاب کے بعد منیٰ چلے جائیں' وہاں ایسے وقت تک پہنچ جائیں کہ نماز ظہر وقت پر ادا کر سکیں' رات منیٰ میں گزاریں اور وہاں پانچ نمازیں پوری کرنا سنت ہے۔

منیٰ جانے کے لئے معلم بس کا انتظام کرتا ہے۔ اس موقع پر چونکہ بہت زیادہ رش ہوتا ہے' اس لئے خواتین کو چاہئے کہ سوچ سمجھ کر بس میں بیٹھیں اور بس میں بیٹھنے سے پہلے اپنے معلم سے خیمہ کا کارڈ حاصل کر لیں۔

۸ اور ۹ ذوالحجہ کی درمیان رات منیٰ میں گزارنے کے بعد ۹ ذوالحجہ کو عرفات کے لئے روانگی ہوتی ہے' عرفات کا میدان منیٰ سے تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے' منیٰ اور عرفات کے راستہ میں مزدلفہ آتا ہے۔

۹/ ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کے لئے روانہ ہو جائیں۔ ۹/ ذوالحجہ کو زوال کے بعد سے ۱۰/ ذوالحجہ کی صبح صادق تک کچھ وقت کے لئے عرفات کے میدان میں قیام کرنا خواہ تھوڑی دیر کے لئے ہو' حج کا رکن اعظم ہے۔ عرفات میں مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ ظہر وعصر کی نمازوں سے پہلے امام حج کا خطبہ دیتا ہے' جس کا سننا سنت ہے' خواتین کو چاہئے کہ اس موقع پر اپنے خیموں میں رہ کر خطبہ سنیں' کیونکہ وہاں بہت زیادہ ہجوم ہوتا ہے اور ہجوم کی وجہ سے گر پڑنے کا خدشہ رہتا ہے۔ نماز بھی اپنے خیمہ ہی میں پڑھیں۔

خواتین ایام کی حالت میں ہوں' وہ نہ نماز پڑھیں اور نہ قرآن کریم کی تلاوت کریں' صرف زبانی دعائیں پڑھتی ہیں' درود شریف یا ذکر کرتی رہیں' سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نکلنا جائز نہیں' یہاں مغرب کی نماز ادا نہ کریں' اس لئے کہ مغرب کی نماز عشاء کی نماز کے ساتھ آپ مزدلفہ میں پڑھیں گی۔

مزدلفہ:

مزدلفہ میں عشاء کا وقت ہونے پر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں' دونوں نمازوں کے فرضوں کے درمیان سنتیں اور نوافل ادا نہ کریں' ہاں عشاء کے فرض پڑھ لینے کے بعد آپ جب تک چاہیں نفل ادا کر سکتی ہیں۔

مزدلفہ سے منیٰ روانگی:

۱۰/ ذوالحجہ کو صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد تھوڑی دیر مزدلفہ میں رہیں اور وقوف مزدلفہ ادا کریں' پھر منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں' بہتر ہوگا کہ آپ مزدلفہ سے اپنے ساتھ کنکریاں لے لیں۔

۱۰/ ذوالحجہ کو منیٰ جاتے ہی سب سے پہلے صرف آخری جمرے (یعنی بڑے شیطان) کو سات کنکریاں ماریں' یہاں چونکہ بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے' اس لئے خواتین کو خاص کر احتیاط کی ضرورت ہے۔

قربانی:

کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کریں' قربانی کرنے کے بعد سر کے بالوں میں سے ایک پورے کے برابر بال کاٹ لیں اور نہا دھو کر حسب معمول کپڑے پہن لیں' احرام کھلنے کے بعد احرام کی دیگر پابندیاں تو ختم ہو گئیں لیکن شوہر کے ساتھ صحبت اس وقت تک حرام رہتی ہے جب تک طواف زیارت نہ کر لیں۔

طواف زیارت:

۱۰/ ذوالحجہ کو خانہ کعبہ جا کر طواف زیارت کرنا افضل ہے' لیکن ۱۲/ ذوالحجہ کی شام تک بغیر کسی حرج کے کیا جا سکتا ہے' وہ خواتین جو ایام کی حالت میں ہوں' اس وقت تک طواف زیارت نہ کریں' جب تک پاک نہ ہو جائیں۔ وطن واپسی سے قبل ان کے لئے ضروری ہے کہ طواف زیارت کر لیں ورنہ حج نہیں ہوگا۔

منیٰ کو واپسی:

طواف زیارت کرنے کے بعد منیٰ کو واپس جائیں' رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے۔ ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ کو زوال کے بعد تینوں جمرات (تینوں شیطانوں) کو سات سات کنکریاں ماریں' پھر مکہ مکرمہ چلی جائیں۔

طواف وداع:

طواف وداع مکہ مکرمہ سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے' اگر کوئی خاتون ایام کی حالت میں ہو تو اس پر یہ طواف واجب نہیں' وہ اگر طواف وداع کئے بغیر وطن واپس روانہ ہو جائے تو جائز ہے۔

طواف وداع کے بعد خشوع وخضوع کے ساتھ اپنے لئے' اپنے عزیز واقارب کے لئے اور ملک وملت کے لئے خصوصی دعائیں کریں' یہ سوز وگداز کا وقت ہوتا ہے' اس لئے جتنی دیر تک ہو سکے دعا کیجئے۔

☆☆..........☆☆

خاتم الانبیاء خاتم المرسلین جس کی یٰسین وطٰہٰ ہیں شرحِ مبیں

جھک گئی ہر جبیں کپکپائے قدم، سامنے جب ادب کا مقام آ گیا
شیروشکر ہوئے جسم وجاں روح وتن، جب زباں پر مدینے کا نام آ گیا

پو پھٹی اور افق پر اُجالا ہوا، انقلاب امم کا پیام آ گیا
ظلمتیں چھٹ گئیں وحشتیں مٹ گئیں، نور لے کر وہ ماہِ تمام آ گیا

آ گیا وہ ہدایت کا نور اتم، علم و عرفاں کی وہ رفعتوں کا علم
لے کے عالم میں یہ اپنی خیرالامم، خیر عالم وہ خیر الانام آ گیا

خاتم الانبیاء خاتم المرسلیں، جس کی یٰسین و طٰہٰ ہیں شرحِ مبیں
وہ جہاں کی ہدایت کا پیغامبر، آ گیا انبیاء کا امام آ گیا

سرزمین حرم کی زیارت ہو جب، اور مدینہ میں جب باریابی ملے
جب بھی روضے کی جالی پہ حاضر ہوتم، عرض کرنا کہ آ قا غلام آ گیا

جب پڑے سبز گنبد پہ پہلی نظر، اور مینار ہوں سامنے جلوہ گر
تھام لینا تو ہمت سے قلب وفکر، دیکھنا عظمتوں کا مقام آ گیا

پھر رہے ہیں مدینے کی گلیوں میں ہم، ڈھونڈتی ہیں نگاہیں نشانِ قدم
اب تو ہوجائے یارب نگاہ کرم، شہر آ قا میں عاصی غلام آ گیا

عارفؔ خستہ و بے نوا و گدا، اور دربار آ قائے جود وسخا
بھر کے دامن میں امید فضل وعطا، لے کے تحفہ درود وسلام آ گیا

مولانا مشرف علی تھانوی عارفؔ

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا حافظ انوار الحق

رزقِ حلال کی فضیلت و اہمیت

اعتدال اور میانہ روی کی تلقین:

شریعت کے مطابق خرچ کرنے کے مصارف سے اسلامی تعلیمات وقرآنی آیات بھرے پڑے ہیں' ان تفاصیل میں جانے کا نہ یہ موقع اور نہ اتنا وقت ہے اول سے آخر تک قرآن کی آیات و احادیث کے ذخیرے انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب اور بخل کی مذمت پرزور دے رہے ہیں' لیکن یہ بات یاد رکھیں جہاں خرچ کرنے کی تاکید کی جارہی ہے' اس کے ساتھ متصل میانہ روی اختیار کرکے اسراف وفضول خرچی سے بچنے کی بھی باربار تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

"اللہ کے نیک بندے وہ ہیں کہ جب وہ خرچ کریں تو نہ فضول خرچی اور نہ تنگی کریں بلکہ میانہ روی اور اعتدال کی راہ کو اختیار کریں۔"

مسلمانوں کے امتیازی اور اہم اوصاف میں افراط وتفریط سے خالی راہ اعتدال کو اہم حیثیت حاصل ہے' اور اسی اعتدال کے راستے کا نام صراط مستقیم بھی ہے۔ سورۃ انعام میں فرمان الٰہی ہے:

"درخت کے پھل جب پک جائیں تم اس سے کھاؤ اور جب فصل کٹ جائے تو اس کا حق ادا کرو' حد اعتدال سے تجاوز نہ کرو' کیونکہ حق تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

گوکہ انسان کو حد سے زیادہ بخیل اور حد سے زیادہ سخاوت اور فیاضی سے بھی روکا گیا' اسلام نے جہاں ایک طرف واجبی حقوق کی ادائیگی' قرابت داروں محتاجوں' مسافروں اور پڑوسیوں وغیرہ پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔ اس کے ساتھ ہی فضول خرچی سے بھی منع کرکے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان: "ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین" (سورۃ بنی اسرائیل) میں اسراف کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا' محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہر کام میں میانہ روی اختیار کرکے امت کو بھی تمام معمولات بشمول صرف وخرچ میں اسی کی تلقین فرمائی۔ حضرت حذیفہ حضورؐ سے نقل کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا:

"دولت مندی میں اعتدال کیا ہی خوب ہے محتاجی میں بھی درمیانگی کتنی بہتر ہے اور عبادت میں بھی میانہ روی کتنی اچھی ہے۔" (کنزالعمال)

کثرت مال کی مضرات:

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے حلال مال کے خرچ کے سلسلہ میں کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے' اور ہم تو صرف ایک امین کی حیثیت سے اس میں وہ تصرف کرسکتے ہیں جس کی مالک حقیقی نے اجازت دی ہو' جہاں اس کی اجازت ہو اسی جگہ خرچ کرنا اور جن جگہوں میں خرچ سے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرنا ہے۔ آج کے دور کے مسلمانوں کا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے جہاں انفاق کا حکم ہے وہاں بخل سے کام لیتے ہیں اور جہاں خرچ سے بچنے کا حکم ہے وہاں فیاضی اور شاہ خرچی کا مظاہرہ کرکے اپنے آپ کو حاتم طائی کے نام سے پکارے جانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

اپنی جھوٹی انا کی تسکین اور اپنے آپ کو اصحاب ثروت لوگوں کی صف میں شمار کروانے کے لئے رسومات وخرافات میں پانی کی طرح دولت بہانے سے گریز نہیں کرتے جتنا مال بڑھتا ہے اتنا ہی انسان شراب وکباب' زنا جوا اور دیگر حرام کاریوں کا رسیا بنتا جاتا ہے' اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے مصارف میں ایک روپیہ خرچ کرنے پر جان نکلتی ہے اور نام ونمود اور ریا کے کاموں میں تمام مالداروں پر سبقت حاصل کرنے کا مقابلہ رہتا ہے' مال داری کے بعد انسان کی سرکشی کا اظہار احکم الحاکمین نے خود فرمایا کہ کوئی نہیں آدمی سرکش ہوتا ہے جب اپنے آپ کو بے پرواہ دیکھے۔

اسلامی ممالک جہاں دولت کی فراوانی ہے:

اس آیت کی تفسیر حرفاً حرفاً ہمارے سامنے ہے' اسلامی بلاد کے وہ ممالک جو کچھ عرصہ قبل فقر وغربت کا شکار تھے۔ سونا وپیٹرول ودیگر معدنیات سے مالا مال ہونے کے بعد ان کی دینی حالت وہ نہیں رہی جو غربت و افلاس کے زمانہ میں تھی' مال و دولت کی فراوانی کو اللہ تعالیٰ کی طاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی کے بجائے اپنی عیاشی وآرام طلبی جیسے لغو مصارف میں استعمال کرنے سے ان کی دینی' سیاسی حالات آپ کے سامنے ہیں' سب کچھ اللہ کا دیا ہوا موجود ہونے کے باوجود اغیار کے سامنے شکست خوردہ اقوام کی طرح مغلوب وسوالی کی حیثیت سے

متعارف ہیں' عیاشی وفحاشی کے اسباب کو حاصل کرنا اپنے لئے طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں' اسی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر کفار و یہود ہمارے مادی وسائل کو دھڑا دھڑ اپنی طرف کھینچ کر اسلامی دنیا کو ایک بار پھر قلاش بنانے پر تلے ہوئے ہیں' اوروں کو سادگی کا درس دینے والی قوم بے راہ روی کی وجہ سے اسراف و بے اعتدالیوں کا شکار ہوگئی۔

اسراف وتبذیر:

دین کے اہم اور سہل عبادات واحکامات اور معاملات کو ہم نے اسراف اور بے اعتدالی کا رویہ اپنانے کی وجہ سے مشکل ترین بنادیئے' شادی بیاہ جیسے مسنون عمل کو بھی غیر شرعی رسوم اور سیم وزر کی نمائش اور اسراف کا ذریعہ بنا کر اس کے اسلامی اور مسنون طریقے جو کہ انتہائی آسان اور سادہ تھے کو ختم کردیا گیا' یہی وجہ ہے کہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اور ناجائز میں بھی سبقت حاصل کرنے کے مقابلہ نے ایک غریب ومتوسط شخص کے لئے نکاح جیسا پاکیزہ اور مبارک معاملہ بھی شجر ممنوع بنا کر رکھ دیا۔ فضول خرچی کا یہ سلسلہ صرف شادیوں پر ختم نہیں ہوتا' بلکہ ہمارا غم بھی بیاہ سے کم نہیں گھر میں میت ہونے پر رسوم وبدعات کا وہ لامتناہی سلسلہ شروع ہوجاتا ہے کہ کسی ناواقف آدمی کو میت کے گھر آکر فرق محسوس نہیں ہوتا کہ غمی کی تقاریب کا انعقاد ہے یا خوشی کا؟ اور پھر صرف اس پر بھی اکتفا نہیں شیطانی خواہشات کی تکمیل' بیوی اور اولاد کے ناجائز مطالبات کو پورا کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں' مسلمانوں کی زندگی کا کون سا شعبہ ہے جو مال کے ناجائز اخراجات سے خالی ہو اور مسلمانوں کا یہی عمل ان کے دنیوی واُخروی تباہی کا سبب بن رہا ہے۔

امت کا فتنہ مال:

جیسے کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اللہ کی نعمتوں میں خطرناک جس کا بندہ کو گمراہی کے اندھیروں میں پہنچانے میں عمل دخل زیادہ ہے' یعنی مال' اُسے فتنہ قرار دیا گیا ہے' سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے آزمائش وفتنہ کے نام سے یاد فرما کر بار بار اس کی ہلاکتوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ارشاد فرمایا:

''حضرت کعبؓ حضورؐ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ حق تعالی کی طرف سے ہر قوم کسی نہ کسی امتحان و آزمائش میں دوچار ہوتی ہے اور میری امت جس فتنہ میں مبتلا ہوگی وہ مال ودولت ہوگی' ان کو مال دے کر آزمایا جائے گا اس کو حاصل کرنے اور خرچ کرنے میں راہ اعتدال پر رہتی ہے یا صراط مستقیم سے بھٹک جاتی ہے۔'' (رواہ الترمذی)

خطبہ کی ابتداء میں تلاوت کردہ آیت میں مال اور اولاد کے وبال اور معصیت کا سبب بننے کا ذکر ہے' مال دولت کے نقصانات کا ذکر اپنے حقیر علم کے مطابق ہوگیا۔

اولاد کا مسئلہ:

اب اولاد کی طرف آیئے' مال کی طرح اولاد کی تعلیم وتربیت واصلاح احوال کے لئے حدود واصول شریعت نے متعین کردیئے ہیں' اولاد اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے' اس کی قدر واہمیت ان لوگوں سے پوچھیں جو بے اولاد ہونے کی وجہ سے اولاد کے لئے تڑپ رہے ہوں' اگر کسی کے پاس اس ایک نعمت کے علاوہ خوشی کی تمام چیزیں موجود ہوں' وہ اپنے آپ کو بالکل محروم لوگوں میں شمار کرتا ہے۔

اسی اولاد کی خاطر ولادت سے لے کر جوان ہونے تک والدین تکالیف برداشت کرکے ان کو سکھ وسکون پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردینے سے دریغ نہیں کرتے' شریعت نے پیدائش کے ساتھ ہی اس کے کان میں اذان دینے' ساتویں روز عقیقہ کرنے' بہترین اسلامی نام رکھنے اور ہر اسلامی تعلیم وتربیت کی تلقین کی ہے' بچپن ہی سے اسلامی ارکان واعمال کا اہم رکن نماز کے سکھلانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے اسے سزا دینے کی بھی اجازت دی گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جب تمہاری اولاد سات سال عمر کی ہوجائے تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال عمر تک پہنچ کر پھر بھی نماز نہ پڑھیں تو ان کو مارا بھی کریں۔''

امام ترمذی ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا اس سے بہتر ہے کہ ایک صاع صدقہ دیا جائے۔''

مقصد یہ کہ ان کو ادب وشرافت کے طور طریقے سکھلائے جائیں' اولاد کو دینی تعلیم دینا' والدین کا فرض ہے تاکہ وہ معاشرہ کے بہترین افراد بن کر والدین اور مذہب کے ماتھے پر بدنما داغ بننے کے بجائے' اسلامی سوسائٹی کے بہترین رکن بن سکیں' پھر یہی اولاد جو اسلامی شعائر واحکامات کے زیور سے آراستہ ہوجائیں تو نہ صرف اس کی دنیا وآخرت سنور جاتی ہے بلکہ والدین کے اس دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد ان کے لئے صدقہ جاریہ بن کر اخروی نجات وسعادت کا بہترین ذخیرہ کی صورت اختیار کرجاتے ہیں۔

صدقہ جاریہ:

ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''انسان جب مرجاتا ہے تو اس کے سارے اعمال کا باب ختم ہوجاتا ہے' یعنی اس کا ثواب کا سلسلہ جاری نہیں رہتا' البتہ تین اعمال کے ثواب کا سلسلہ موت کے بعد

بھی جاری رہتا ہے' جن میں پہلا کام عمل صالح' دوم وہ علم جس سے نفع حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رہے اور سوم وہ دین دار صالح اولاد جو والدین کے مرنے کے بعد بھی ان کے حق میں دعائے خیر کریں۔"

ہر مسلمان پر از روئے شریعت یہ لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لئے دینی ماحول مہیا کرکے ان کو ہر ناجائز کام سے روکے اور دین پر عمل پیرا رہنے کے لئے اس کو مجبور کرے ورنہ اس فریضہ سے پہلوتہی کرنے والے کا روز قیامت مواخذہ ہوگا' والدین ہونے کے ناطے یہ وہ چند ذمہ داریاں ہیں جو اس نعمت کے کارآمد ثابت ہونے کے لئے شریعت نے ہر مسلمان والد اور والدہ پر لازم کی ہیں۔

محاسبہ:

آیئے اب ہم اپنا محاسبہ کریں کہ اولاد کی پرورش و تربیت کے اس شرعی ضابطہ اخلاق پر ہم کس حد تک عمل پیرا ہیں؟ بچہ کی پیدائش کے ساتھ ہی غیر شرعی رسوم و خرافات کا ایک ہنگامہ شروع ہوجاتا ہے کسی صالح و دین دار شخص کا نام رکھنے کی بجائے لہو و لعب کے ماہر یا کسی فلمی اداکار و اداکارہ یا ذرا زیادہ ماڈرن خاندان ہوتو انگریزی ٹائپ نام رکھنے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ناموں پر ترجیح دیتے ہیں۔

والدین کی ذمہ داریاں:

عمر چار' پانچ سال تک نہیں پہنچتی کہ دینی تعلیم و ماحول مہیا کرنے کی بجائے انگلش میڈیم اور مشنری اسکول میں داخلے دلوانے کے لئے ہاتھ پیر مارنے شروع کردیتے ہیں۔ افسوسناک بات تو یہ ہے کہ اس بیماری میں بہت اچھے بھلے ہم میں سے اپنے آپ کو دین دار شریعت کے پابند کہلوانے والے بھی اوروں سے پیچھے نہیں رہے' اس غیر اسلامی ماحول کا نتیجہ ظاہر ہے کیا نکلے گا کہ سات اور دس سال کی عمر میں نماز سکھانے اور پڑھنے کی جگہ وہ میوزک اور ڈانس کے ماہرین بن جاتے ہیں' یوں بچپن ہی سے بے جالاڈ پیار سے اخلاق تباہ کردیا جاتا ہے' دینی علوم سے بے بہرہ رکھنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نہ ان کو والدین' بڑے چھوٹوں کی عزت و منزلت کا علم ہوتا ہے' نہ اسلامی اقدار و افکار کا خیال' محبت میں افراط سے کام لے کر ماں باپ ان کی ہر خواہش پر دل کھول کر مال و دولت اڑاتے ہیں' والدین کنجوسی اور بخل کا مظاہرہ کرکے کوڑی کوڑی اس تصور سے جمع کرتے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد بچوں کے کام آسکے تو وہ اولاد جن کی ابتداء ہی دنیاوی علوم حاصل کرنے سے کی جائے ان سے یہ توقع ہی عبث ہے کہ ایسی اولاد والدین کا ترکہ اللہ کی راہ یا والدین کے ایصال ثواب میں خرچ کرے گی بلکہ انہی علوم کے زیر اثر رہ کر اس مال کو لہو و لعب اور عیاشی میں صرف کرکے والدین کے لئے مزید اذیت اور عذاب کا ذریعہ بنیں گے' ان سے پھر یہ امید کہاں کہ اپنے بزرگوں کے ایصال ثواب و مغفرت کے لئے دعوات کریں اولاد کے بگڑنے اور سدھرنے میں والدین کا بڑا عمل دخل ہے' اگر ماں باپ بچپن ہی سے بچوں کو دین اور دینی تعلیم و معاشرہ کی طرف مائل کردیں تو اس میں دونوں کا فائدہ اور اگر اس طرف توجہ نہ دے کر غفلت سے کام لیا گیا تو اولاد کے گناہوں کا بوجھ بھی سرپرستوں کے کندھوں پر ہوگا۔

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اس کا اچھا نام رکھنا چاہئے اور بہتر ادب سکھلانا چاہئے جب بالغ ہوجائے' نکاح کردیں اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا گیا اور وہ کسی گناہ میں مبتلا ہوا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہوگا۔"

محترم قارئین! آپ خود اندازہ کرلیں یہی اولاد بھی مال کی طرح نعمت بن کر والدین کی مغفرت' رفع درجات اور دخول جنت کا وسیلہ ہوسکتی ہے' لیکن شرط یہی ہے کہ ان کی تربیت و اصلاح اسلامی تعلیمات و اصول کو مدنظر رکھ کر کی جائے۔ بصورت دیگر یہی نعمت خود اولاد اور ان کے سرپرستوں کو جہنم کا ایندھن بنا سکتی ہے۔

اے اللہ! ہم کو پناہ دے ایسی اولاد سے جو میرے لئے وبال جان بن جائے' اور اے اللہ! ہم کو پناہ دے ایسے مال سے جو میرے لئے ذریعہ عذاب بن جائے۔ (آمین)

☆☆..........☆☆

اسلام اور ناموسِ رسالت کے لئے قربانی

غزوۂ احد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ شہید کردیئے گئے، اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پاک نعش کو پہچان بھی نہیں سکے۔ دین کی قدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تھی، جن کا سب کچھ اسلام اور ناموس رسالت پر قربان ہوگیا۔

صحابہ کرامؓ کے کانوں میں جب قرآن پاک کی صدا گئی تو میدانِ عمل میں کود پڑے، ان کی قبریں دنیا کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں۔ قیامت کے دن وہ لوگوں کے قائد بن کر اٹھیں گے۔

مرسلہ: مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۲۷ ویں سالانہ

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہونے والی دو روزہ سالانہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس ۳۰/ اکتوبر ۲۰۰۸ء بروز جمعرات صبح نو بجے شروع ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور مسلمانوں کے اجماعی مسائل میں نقب زنی کرنے والوں کا تعاقب جاری رہے گا۔ قادیانی لابی نے ایوان صدر اور بیوروکریسی میں منظم لابنگ کے ذریعے گھیرا تنگ کیا ہوا ہے۔ کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی ملک توڑنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ انہیں کی ملک دشمن پالیسیوں اور منافقانہ طرز عمل کی وجہ سے لال مسجد جیسے سانحات سامنے آئے اور ملک مالی بحران کا شکار ہوا۔ شرکاء کی کثیر تعداد کی وجہ سے پنڈال تنگی داماں کا منظر پیش کر رہا تھا۔ خطباء کی تقریروں کے درمیان پنڈال تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھتا۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کا قتل بند نہ کیا گیا تو ملک بھر میں ہولناک کشیدگی جنم لے گی۔ پی آئی اے، انکم ٹیکس، وزارت داخلہ، سی بی آر، انٹیلی جنس کے علاوہ سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور ہٹایا جائے۔

کانفرنس کی پہلی نشست کی صدارت سندھ کے معروف عالم دین مولانا علامہ احمد میاں حمادی نے کی۔ کانفرنس کا افتتاح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی تقریر سے ہوا۔ جبکہ کانفرنس کے دیگر خطباء میں شامل مولانا محمد اکرم طوفانی، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، راقم الحروف، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا ممتاز احمد کلیار، حافظ عبدالوہاب جالندھری، مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا عبدالستار حیدری، مولانا عبدالرشید سیال، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حاجی عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد یعقوب بدین، مولانا محمد فیاض مدنی، مولانا عبدالرزاق مجاہد سمیت متعدد مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے ملک بھر میں بڑھتی ہوئی قادیانی شرانگیزیوں، ننکانہ اور ضلع خوشاب میں مسلمانوں کے قتل اور غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور نوجوان نسل میں عقیدہ ختم

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی جھلکیاں

- ......کانفرنس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کے فرزند ارجمند جناب صاحبزادہ عزیز احمد کی دعا سے ہوا۔
- ......پنڈال خوبصورت بینروں اور شبان ختم نبوت کے پرچموں سے سجا ہوا تھا۔ بینروں پر مرزا قادیانی اور قادیانی نواز عناصر کے خلاف نعرے درج تھے۔
- ......اسٹیج کے بائیں جانب اور سامنے بہت بڑے بینرز آویزاں کیے گئے تھے جو لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنے رہے۔
- ......اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا ضیاء الدین آزاد اور مولانا محمد علی صدیقی نے سرانجام دیئے۔
- ......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے شرکاء کو محدث العصر علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ اور دیگر اکابرین ختم نبوت کے کارہائے نمایاں اور پون صدی پر محیط خدمات جلیلہ کا تذکرہ کیا تو حاضرین کی آنکھیں پرنم اور اشکبار تھیں۔ ان کا جذبہ قابل دید تھا۔
- ......اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کی موجودگی کی وجہ سے اسٹیج اتحاد امت کا مثالی منظر پیش کر رہا تھا۔

ختم نبوت کی اہمیت اور ان میں دینی شعور پیدا کرنے پر زور دیا اور حکومت کی قادیانیت نوازی اور امریکہ نوازی پر شدید تنقید کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانیت ایک شیطانی طاقت ہے جو کہ یہودیوں اور انگریزوں کے مفادات کے لئے معرض وجود میں آئی ہے۔ ظفر اللہ قادیانی نے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنتے ہی ملک کے سفارت خانوں میں خاص منصوبہ بندی کے تحت قادیانیوں کو متعین کیا۔ اور پاکستان بنتے ہی مسلمانوں پر قادیانیوں کو مسلط کیا گیا۔ قادیانی حکومتی اداروں اور حکومتی بیوروکریسی میں گھس کر پارلیمنٹ، ہائیکورٹوں اور سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالتوں کے فیصلوں کو ختم کرانے کے لئے خطرناک منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ ان کا یہ خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں اسرائیلی ڈیفنس فورسز میں پاکستان سے چھ سو قادیانیوں کے شامل ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ یہودی نواز قادیانی اقدامات کا سختی سے نوٹس لے۔ کیونکہ قادیانی یہودیوں سے تربیت حاصل کرکے چناب نگر کو خالصتاً یہودی خدوخال کے طرز پر چلانے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چناب نگر میں اپنی عدالتی، نظارتی، نجی عقوبت خانے اور غیر قانونی ظالمانہ نظام قائم کررکھا ہے۔ جو کہ حکومت کے لئے ریاست درریاست کا نظام ایک کھلا چیلنج ہے۔

شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیوں کی اسرائیلی فوج میں بھرتی پاکستان دشمن ملک کو پاکستان پر حملہ آور ہونے کا نادر موقع فراہم کرنا ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان کو چاہئے کہ دور اندیشی اور سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قوم کو اپنے موقف سے آگاہ کرے۔ قادیانیوں نے پاکستان کی ایک سیاسی جماعت کی حمایت حاصل کرکے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کے تحفظ کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے کی ناپاک جسارت کی تو تمام دینی وسیاسی جماعتوں کے تعاون سے بھرپور مزاحمت کی جائے گی۔ مولانا نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی طرف سے قادیانیوں کو سپورٹ کیا جانا اور ان کی حمایت کرنا نہ صرف پارلیمنٹ کے فیصلوں سے انحراف ہے بلکہ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی روح کو تڑپانے کے مترادف ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ گستاخان رسول کی سزا کے قانون کو نہ چھیڑا جائے اور ناموس رسالتؐ کے قانون پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ ملکی ترقی اور معاشی استحکام کے نام پر قادیانیوں کو مسلمانان پاکستان پر مسلط کیا جارہا ہے۔

مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی طرف سے منعقدہ متعدد پروگراموں میں تحفظ ختم نبوت کے حوالہ سے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی خدمات کا تذکرہ نہ کرنا بدنیتی اور ناانصافی ہے۔ جبکہ انٹیلی جنس کے محکمہ میں قادیانیوں کے موجودگی اور ان کی جھوٹی رپورٹوں اور شرارتوں کی وجہ سے پورے ملک میں اور بالخصوص اسلام آباد میں سینکڑوں طلباء وطالبات کو خاک وخون میں تڑپایا گیا۔ قادیانی اسرائیل کے جاسوس، استعماری قوتوں کے ایجنٹ اور اسلام کے کھلے دشمن ہیں۔

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی دوسری

۞......عصر کی نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست کے مہمان شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا تھے۔ جو کہ عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی اور کذبات مرزا کے موضوعات پر سوالات کے جوابات دیتے رہے۔

۞......مغرب کی نماز کے بعد معروف روحانی شخصیت مولانا قاضی ارشد الحسینی نے مجلس ذکر کرائی۔

۞......شرکاء کے لئے الامین ٹرسٹ کی طرف سے فری ڈسپنسری کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جگہ جگہ پر پانی کی سبیلوں کا نظم بھی موجود تھا۔

۞......کانفرنس میں استقبالیہ، خصوصی وعمومی طعام کا نظم بھی قابل دید تھا۔

۞......کانفرنس میں اسکول، کالج، یونیورسٹیوں اور مدارس کے طلباء جلوسوں اور ریلیوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

۞......شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور دیگر جماعتی احباب نے حاضرین ومندوبین اور شرکاء کا پرتپاک استقبال کیا۔

۞......کانفرنس کے راستوں پر جگہ جگہ خوش آمدید کے استقبالیہ بینرز آویزاں تھے۔

۞......کارکنان ختم نبوت نعرہ تکبیر اللہ اکبر، تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد، مرزائیت مردہ باد، گستاخ رسول کو پھانسی دو، پھانسی دو کے نعرے بلند کرتے ہوئے قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

۞......کانفرنس کے پنڈال کو خفیہ اداروں اور پولیس انتظامیہ نے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی متعدد قادیانی کانفرنس میں موجود تھے۔

نشست کے مقررین اور شرکاء نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور قادیانیوں کے نافذ کردہ ظالمانہ نظام اور جابرانہ اقدامات کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔ تمام تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت اور مرزا قادیانی کے کفر وارتداد پر مشتمل حلف نامے کا اندراج کیا جائے اور تعلیمی نصاب میں ردقادیانیت پر مضامین شامل کئے جائیں۔ خطباء نے کہا کہ ہم نہ مرزائیوں کو قتل کرنے کی اجازت دیتے ہیں نہ دعوت۔ لیکن قادیانی مرزا قادیانی کے نہ ماننے والوں کو واجب القتل قرار دے کر اشتعال پھیلا رہے ہیں۔ جس کے لئے وہ اپنے نوجوانوں کو فعل قتل پر ابھارنے کے لئے باقاعدہ ٹریننگ دیتے ہیں۔ نفرتیں اور عداوتیں اور دشمنی کو فروغ دے رہے ہیں۔ مظلومیت کا واویلا کر کے ظالم وجابر کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم قادیانیوں کو نفرت دور کرنے اور اسلام قبول کرنے کا محبت بھرا آفاقی پیغام دیتے ہیں۔

کانفرنس کی مکمل کاروائی انٹرنیٹ پر نشر کی گئی۔ اندرون وبیرون ملک سے ہزاروں مسلمانوں نے علمائے کرام کے ایمان پرور بیانات سماعت کئے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے قادیانی سربراہ مرزا مسرور سمیت تمام قادیانیوں کو دردِ دل کے ساتھ حلقہ بگوش اسلام ہونے کی دعوت دی۔ خطباء اور واعظین نے کہا کہ امتناع قادیانیت ایکٹ اور گستاخان رسول کے متعلق قوانین کو چھیڑنا آگ اور خون سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ ہم سروں پر کفن باندھ کر اور جانوں پر کھیل کر بھی حرمت رسول کا دفاع کریں گے۔ کلیسائی طاقتوں اور صیہونی عفریت سے ڈکٹیشن لینے والے سیاست دانوں کی بدترین قادیانیت نوازی سے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ حکمران پاکستانی عوام پر امپورٹڈ سیکولر پالیسیوں کو مسلط کرنے سے گریز کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقدہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی مختلف نشستوں سے مولانا سید جاوید حسین شاہ، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالمالک خان، مولانا فضل الرحمن درخواستی، جمعیت اہل حدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، بریلوی مسلک کے رہنماؤں مولانا سید ہدایت رسول شاہ، قاری محمد افضل قادری، شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری، مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، مولانا محمد عالم طارق، خواجہ عبدالماجد صدیقی، مفتی محمد زبیر اشرف عثمانی کراچی، مولانا عطاء الرحمن شہباز، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالنعیم رحمانی، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی، مفتی طاہر مسعود، مولانا خلیل احمد بندھانی، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا عبدالحمید لنڈ، مولانا ظفر احمد قاسم، صاحبزادہ سید محمد زکریا، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا غلام حسین، مولانا عزیز الرحمن ثانی، ڈاکٹر دین محمد فریدی، مولانا مفتی خالد میر اور مولانا محمد زاہد وسیم سمیت بیسیوں مقررین نے خطاب کیا۔

جبکہ مولانا محمد حسن لاہور، مولانا عبدالرشید انصاری، مفتی حفیظ الرحمن ٹنڈو آدم، صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی، مولانا محمد اسحق ساقی، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا عبداللہ لدھیانوی، مولانا اسامہ رضوان،

❁......سکیورٹی خدشات کے پیش نظر پولیس انتظامیہ نے عارضی چیک پوسٹیں قائم کر رکھی تھیں۔

❁......مقررین اپنے اپنے بیانات میں فتنہ قادیانیت کے تعاقب اور استیصال کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی جہد مسلسل کو خراج عقیدت پیش کرتے رہے۔

❁......معروف نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالتؐ میں خراج عقیدت پیش کرنے پر سامعین کیف وسرور کی کیفیت میں جھوم رہے تھے۔

❁......لوڈشیڈنگ اور بجلی کے بحران کے باعث متعدد ہیوی جنریٹروں کے انتظام کی وجہ سے پنڈال رات کو دن کا سماں پیش کر رہا تھا۔

❁......31/اکتوبر کی صبح کو سندھ کے معروف عالم دین مولانا میر محمد میرک نے درس قرآن دیا جو لوگوں نے بڑی دلچسپی سے سنا۔

❁......رضا کاران ختم نبوت اور مجاہدین ختم نبوت کا جوش وخروش اور ڈسپلن مثالی تھا۔

❁......جمعہ کا خطبہ اور امامت کے فرائض مولانا عبدالمجید ندیم نے سرانجام دیئے۔

❁......نماز جمعہ کے موقع پر وسیع وعریض پنڈال کے ناکافی ہونے کی بناء پر شرکاء نے سڑکوں اور مدرسہ ختم نبوت کی چھتوں پر نماز جمعہ ادا کی۔

❁......حاضرین جلسہ کے لئے خورد ونوش کا وسیع پیمانے پر اعلیٰ انتظام تھا۔ جس کی نگرانی قاری محمد ابراہیم اور ان کے رفقاء نے کی۔

❁......منتظمین نے خورد ونوش کی تیاری کے سلسلہ میں تجربہ کار خصوصی ٹیموں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔

صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی اور صاحبزادہ مبشر محمود سمیت متعدد مشائخ وعلمائے کرام، ختم نبوت خط وکتابت کورس اسلام آباد کے رفقاء، دینی رہنماؤں اور صحافیوں نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ پنڈال کے وسیع وعریض ہونے کے باوجود تنگی داماں کی شکایت کررہا تھا۔ پولیس اور نیم فوجی دستوں نے پنڈال پر مضبوط گرفت کررکھی تھی۔ معروف رفاہی ادارے الامین ٹرسٹ نے شرکاء کے لئے فری ڈسپنسری کا پرشکوہ انتظام کیا ہوا تھا۔

مقررین نے کہا کہ پاکستان کے معرض وجود میں آتے ہیں شیطانی طاقتوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ضمیر فروشوں نے حساس اور اہم عہدوں پر قادیانیوں کو قابض کرایا۔ اسلام دشمن عناصر کی مکمل پشت پناہی کی وجہ سے اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک میں ابھی تک اسلامی نظام نافذ نہیں ہوسکا۔ اس میں سب سے بڑی رکاوٹ کلیدی عہدوں پر فائز اصلی ونسلی قادیانی ہیں۔ مولانا سید جاوید حسین شاہ نے کہا کہ نوجوان جدید وقدیم فتنوں کی سرکوبی کے لئے اپنے اندر نظریاتی وفکری علمی اور عملی صلاحیت پیدا کریں۔ ناموس رسالت کا کام کرنے والوں پر اللہ رب العزت کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ قادیانی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لئے مجاہدین اور خانقاہوں کے عملی کردار کو زندہ کرنا ہوگا۔ جماعت اسلامی کے مولانا عبدالمالک خان نے کہا کہ چناب نگر میں قادیانیوں کی لیز منسوخ کرکے حکومتی رٹ قائم کی جائے۔ آج ہمارے حکمران بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے قبائلی علاقہ جات میں اپنی رٹ قائم کرنے کے لئے بیگناہ مسلمانوں کا خون بہارہے ہیں۔ لیکن چناب نگر میں قادیانی کے خودساختہ امتیازی قوانین اور ان کے اسرائیلی نظام پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہ لگانا تسامح، جانب داری اور ظلم عظیم ہے۔ مولانا محمد عالم طارق نے کہا کہ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کے قادیانیوں کی حمایت میں بیانات اقلیت کو پروان چڑھانے اور گستاخان رسول کی سرپرستی کرنے کے مترادف ہیں۔ الطاف حسین کو ننکانہ، ضلع خوشاب، کراچی اور سندھ کے علاقوں میں قادیانی قتل وغارت گری پر بھی عوام الناس کو اپنے جماعتی وذاتی موقف سے آگاہ کرنا چاہئے۔ مولانا ظفر احمد قاسم نے اپنے خطاب میں آزاد کشمیر میں کارکنان ختم نبوت اور مسلمانوں کے کردار کو زبردست الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا عبدالحمید لنڈ نے کہا کہ ملکی وعالمی سطح پر اکابرین ختم نبوت کی لازوال قربانیاں اور بے مثال جدوجہد تاریخ کا روشن باب ہے۔

مفتی سعید احمد جلال پوری نے کہا کہ قادیانی لابی میڈیا پر اثر انداز ہوکر امت مسلمہ کے خلاف خطرناک کھیل کھیل رہی ہے۔ الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا پر مسلمانوں کے غیر متنازعہ اور بنیادی مسائل کو زیر بحث لاکر نئے دین اور فرقہ واریت کی بنیاد ڈال رہی ہے۔ اگر میڈیا کے جائز استعمال کے ذریعے قادیانیوں کو لگام نہ ڈالی گئی تو وہ میڈیائی مہم اور تشہیری پروپیگنڈے کی بنیاد پر لال مسجد جیسے سانحات کروانے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ مولانا عزیزالرحمن ہزاروی نے کہا کہ قادیانی عبادت گاہوں میں قرآن کریم کے نسخوں کا موجود ہونا آئین پاکستان کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد سے مشابہت کو ختم کیا جائے اور انہیں ملکی آئین کا پابند بنایا جائے۔ مولانا فضل الرحمن

- ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کی طرف سے قائم کردہ عارضی دفاتر سے عوام الناس مستقل خریدار بننے کے لئے سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔
- پنڈال میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قائم کردہ بک اسٹال سے شرکا خصوصی دلچسپی کے ساتھ احتساب قادیانیت، تحفہ قادیانیت، تذکرہ مجاہدین ختم نبوت اور فتاویٰ ختم نبوت کے سیٹ خریدتے رہے۔
- سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی سوانح افکار اور خطبات امیر شریعت کو شرکاء نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔
- کانفرنس کے باہر بک اسٹالوں نے اردو بازار لاہور کا منظر پیش کررکھا تھا۔ شائقین رد قادیانیت پر مختلف مصنفین کی کتابیں دلچسپی سے خریدتے رہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر فروخت کی جارہی تھیں۔
- سکیورٹی کے فرائض جامعہ دارالقرآن فیصل آباد، جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کے طلباء اور مولانا محمد اکرم طوفانی کے رفقاء سرانجام دے رہے تھے۔ جبکہ سکیورٹی کے نگران عبدالروف روفی اور ان کے رفقاء تھے۔
- باوردی رضا کاران ختم نبوت اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر ایستادہ تھے۔ شرکائے کانفرنس ان کے اخلاق اور مفوضہ امور کو ذمہ داری سے نبھانے پر خوش اور متاثر نظر آرہے تھے۔

درخواستی نے اپنے خطاب میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کے توہین آمیز اور اشتعال انگیز لٹریچر پر پابندی عائد کرے۔ ملک کی مختلف جیلوں میں پڑے ہوئے گستاخان رسول کو پھانسی دے۔ مولانا عبدالکریم ندیم نے کہا کہ کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا جائے۔ تاکہ قادیانی چور دروازے سے حرمین شریفین میں داخل نہ ہو سکیں۔ یا سعودی حکومت کے طریقہ کار پر غیر مسلموں کے لئے مختلف رنگ کے شناختی کارڈوں کا اجرا کیا جائے۔ ماہنامہ لولاک ملتان کے ایڈیٹر حافظ مبشر محمود نے کہا کہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں نہ لینا قادیانیت نوازی کی بدترین مثال ہے۔ مولانا سید سلیمان یوسف بنوری نے کہا کہ مرزا قادیانی کی کتب اور تحریریں خرافات، تضادات اور سامراجی قوتوں کی مدح سرائی کا مجموعہ ہیں۔ مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے کہا کہ مرزا قادیانی کے ارتداد، زندقہ اور گمراہ کن تعلیمات کو قادیانی اسلام کے نام پر متعارف کرا کے مسیلمہ کذاب کی طرح عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ قصر ختم نبوت میں نقب زنی کرنے والوں کا تعاقب ہم قیامت تک جاری رکھیں گے۔

بریلوی مکتبہ فکر کے راہنماؤں سید ہدایت رسول شاہ، شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف اور قاری محمد افضل قادری نے کہا کہ ختم نبوت کا پلیٹ فارم امت مسلمہ کا غیر متنازعہ اور مشترکہ فورم ہے۔ عقیدہ ختم نبوت وحدت اسلامی کا مظہر ہے۔ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے مشن کو فرقہ واریت سے تعبیر کرنے والے اسلامی تعلیمات وعقائد سے بے خبر اور منحرف ہیں۔ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کی تبلیغی وتحریکی جدوجہد کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ جمعیت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ انسانی حقوق کے نام پر گستاخی رسول کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ قادیانیوں کا نعرہ "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" جھوٹ کا پلندہ اور دھوکہ ہے۔ سب سے زیادہ دشمنی، عداوت کا کینسر اور کینہ پروری کا عنصر، نفرتیں پھیلانا اور فتنہ انگیزی کو فروغ دینا قادیانیوں کا ماٹو ہے۔ اس دعویٰ پر ماضی کے حالات وواقعات شاہد عدل ہیں۔ خواجہ عبدالماجد صدیقی نے کہا کہ اگر نبوت کا اجراء ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء کے آنے کا نصوص قطعیہ سے ثبوت نہ ملتا۔ مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی کراچی نے کہا نے اکابرین ختم نبوت کی تحریکی اور فکری، دینی اور مذہبی خدمات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

کانفرنس کی آخری نشستوں سے قائد جمعیت کشمیر کمیٹی کے چیرمین مولانا فضل الرحمن، جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما لیاقت بلوچ، سید عبدالمجید ندیم، مولانا عطاء الرحمن ایم این اے، خلیفہ عبدالقیوم، مولانا محمد طیب لدھیانوی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے قانونی مشیر منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ، مولانا عبدالوحد کوئٹہ، مولانا نورالحق کے علاوہ مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے خطاب کیا مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ قادیانیت کا راستہ روکنے کے لیے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے عالمی استعمار کی تمام سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا، لبرل اسلام، ماڈرن اسلام، اعتدال پسند، روشن خیال، انتہا پسند، قدامت پسند، شدت پسند، کی اصطلاحات مسلمانوں کو خطرناک منصوبہ بندی کے ساتھ تقسیم کرنا ہے۔ قادیانی جماعت ملک اور اسلام کی دشمن ہے۔ شیعہ سنی کی تقسیم پوری امت اسلامیہ کی تقسیم ہے۔ جس سے قادیانی جماعت فائدہ اٹھا رہی ہے انہوں نے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ نے خود اعتراف کیا کہ وہ انگریز کا خودساختہ پودا ہیں برصغیر میں اگر انگریز کو سب سے زیادہ سردردی رہی ہے تو وہ اس کے خلاف جہاد تھا اس وقت بھی مجاہدین کو دہشت گرد کہا گیا تاج برطانیہ نے پورا زور لگایا کہ مجاہدین کو دہشت گرد قرار دیا جائے لیکن وہ ناکام رہے آج پھر ملک میں وہی حالات ہیں امریکہ آج پھر دہشت گردی کے نام پر مجاہدین کو ختم کر رہا ہے ایک وقت تھا جب روس بھی افغانستان میں امن کا دعویٰ لیکر آیا تھا جسے کسی نے قبول نہیں کیا اور روس کو شکست فاش ہوئی آج پھر امریکی افغانستان میں وہی نعرہ لیکر آچکے ہیں اور روس کی زبان استعمال کر رہے ہیں اگر افغانستان پر امریکا کے قدم جمتے ہیں تو پورا خطہ امریکہ کے زیر اثر رہے گا ہم یہ بات پورے خطہ کو سمجھا رہے ہیں کہ امریکہ کی افغانستان میں موجودگی پورے خطہ کے لیے نقصان دہ ہے انہوں نے کہا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس جنگ میں پاکستان کو بھی دہشت گردی کے نام پر شامل کر لیا گیا ہے اور جو آگ افغانستان میں لگی تھی وہ ہمارے اپنے گھر میں داخل ہو چکی ہے جو پالیسیاں پاکستان میں آج چل رہی ہیں اگر یہی چلتی رہیں تو صوبہ سرحد پاکستان کے ساتھ نہیں چل سکتا 2001ء کی بننے والی پالیسیوں کا یہ ردعمل ہوگا گزشتہ دنوں اسلام آباد میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہوا جس میں یہ طے ہوا کہ ملک میں جاری پالیسیوں کو تبدیل کرنا چاہیے اور تمام معاملات کو پارلیمنٹ میں لایا جائے گا پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں میں نے کہا تھا کہ حکومت کی بریفنگ یک طرفہ ہے میں بھی اپنی بریفنگ دونگا اور اس بریفنگ میں اپنا موقف منوایا جس کا بنیادی نقطہ یہ تھا کہ ماضی کی پالیسیاں تبدیل کر دی جائیں جس میں خارجہ پالیسی اور فاٹا کا مسئلہ مذاکرات کے ذریعے حل کیا جائے گا یہ بھی طے ہوا ہے کہ فاٹا سے فوج کو جلد از جلد نکال دیا جائے گا اور متاثرین کو معاوضہ بھی دیا جائے گا ہم امت مسلمہ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم

انہیں مایوس نہیں کریں گے کہ ملک کی سلامتی کو یقینی بنانا ہے آج امت کو فرقہ وارانہ فسادات کے ذریعے کمزور کیا جارہا ہے اور ملک میں شیعہ سنی فسادات کو امریکا ہوا دے رہا ہے۔ لیاقت بلوچ نے کہا کہ حکومت قادیانیت نوازی کی پالیسیوں پر عمل پیرا ہے ملک کے پانچ ہزار سے زائد کلیدی عہدوں پر قادیانی، یہودی اور عیسائی قابض ہیں، ہمیں مغرب کے لذت پرست معاشرہ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں انعقاد پذیر ہونے والی ختم نبوت کانفرنس دو روز جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوگئی مختلف نشستوں کی صدارت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا سید جاوید حسین شاہ، حافظ عبدالرشید، مولانا محمد حسین لاہور، مولانا فضل الرحمٰن درخواستی اور علامہ احمد میاں حمادی کرتے رہے جبکہ آخری نشست سے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمٰن، مولانا عبدالمجید ندیم، جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما لیاقت بلوچ، عبدالغفور حقانی، سید سلمان گیلانی، قاری محمد عثمان، مولانا عبدالواحد کوئٹہ اور مولانا نورالحق نے خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں منظور کی جانے والی قراردادیں

۞...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ اجتماع حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہ، شیخ الحدیث مولانا فیض احمدؒ جامعہ خیرالمدارس ملتان، مولانا سید عبدالوہاب شاہ بخاریؒ، مولانا عبدالمجید انورؒ ساہیوال، مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ، قاری محمد طاہر رحیمیؒ، مولانا محمد سلمانؒ خوشاب، مولانا محمد اشرف شادؒ بانکوٹ، حافظ عبدالرحیمؒ جامعہ خیرالمدارس ملتان، مولانا عبدالرحیمؒ بہاولپوری کندیاں شریف، مولانا محمد عبداللہؒ لعل عیسن کروڑ، مولانا عبدالغفار خانؒ جامعہ قاسمیہ لاہور اور حاجی بلند اختر نظامیؒ لاہور کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ رب العزت تمام مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

۞...... متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین نے قادیانیوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ نہ صرف قادیانیوں کے حقوق تسلیم کرتے ہیں بلکہ متحدہ کے کارکن سندھ بالخصوص کراچی وحیدرآباد میں قادیانی مراکز وافراد سے تعاون کریں گے اور نجی ٹی وی چینل کے میزبان ڈاکٹر عامر لیاقت حسین کو قادیانیوں اور توہین رسالتؐ کے مرتکب افراد کی مذمت کرنے پر متحدہ قومی موومنٹ سے الگ کردیا۔ یہ اجلاس الطاف حسین کی قادیانیت نوازی کی پرزور مذمت کرتا ہے اور انہیں باور کراتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف فیصلوں کو پارلیمنٹ اور اعلیٰ عدالتوں کی مکمل تائید حاصل ہے۔ ہم الطاف حسین کو یہ بتادینا چاہتے ہیں کہ وہ طے شدہ مسائل کو متنازعہ نہ بنائیں۔

۞...... کراچی سے شائع ہونے والے ایک کثیرالاشاعت اخبار کے مطابق قادیانی اہم قومی اداروں پر قابض ہوچکے ہیں اور متحدہ قومی موومنٹ اور پیپلزپارٹی کے ساتھ مل کر اسمبلی میں قرارداد لانے کی منصوبہ بندی کرچکے ہیں۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو پیپلزپارٹی کے رہنماؤں کو 1953ء، 1974ء، 1984ء کی تحریک ہائے ختم نبوت اور 1977ء کی تحریک نظام مصطفیٰ یاد رکھنی چاہئے۔ اگر مسلمانان عالم کے متفقہ عقائد کے خلاف کوئی قرارداد آئی تو مسلمانان پاکستان عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی بھی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

۞...... صدر آصف علی زرداری کے خصوصی رفقاء میں قادیانیوں کی شمولیت پر یہ اجلاس تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات یاد دلادینا چاہتا ہے کہ مشہور قادیانی لیڈر آنجہانی ظفراللہ خان قادیانی نے پیپلزپارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی موت پر انہیں ''کتا کتے کی موت مرا'' کہا تھا۔ ایف ایس ایف کا چیئرمین مسعود محمود قادیانی تھا۔ جس کی وجہ سے بھٹو مرحوم کو سزائے موت دی گئی تھی۔ لہٰذا حکمرانوں کو قادیانیوں کے رویوں سے عبرت حاصل کرتے ہوئے قادیانیوں کی سرپرستی اور پشت پناہی کو ترک کردینا چاہئے۔

۞...... کراچی کے روزنامہ کے مطابق ایٹمی توانائی کے ادارے میں ایک حساس عہدہ پر سکہ بند قادیانی قابض ہوچکا ہے۔ جبکہ ایٹمی پاکستان کے بانی جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان سمیت کئی ایک محب وطن سائنس دان قید وبند کی صعوبتیں برداشت کررہے ہیں۔ قادیانی سائنس دانوں کی وجہ سے تحقیقاتی ادارے قادیانیت کی آماجگاہ بنتے جارہے ہیں۔ جس سے ایٹمی پاکستان کا مستقبل تاریک اور مخدوش ہوتا نظر آرہا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحقیقاتی اداروں سے قادیانیوں کو نکال باہر کیا جائے۔

۞...... اسلامی نظریاتی کونسل حکومت کا اپنا قائم کردہ ادارہ ہے۔ وہ حکومت سے سفارش کرچکا ہے کہ ملک سے ارتداد کو ختم کرنے کے لئے ارتداد کی شرعی سزا ''سزائے موت'' نافذ کی جائے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانون سازی کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کرکے باقاعدہ قانون سازی کی جائے اور ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے۔

۞...... امریکا وبرطانیہ سمیت عالمی سامراجی طاقتیں ایک عرصہ سے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالتی چلی آرہی ہیں کہ گستاخ رسول کی سزا ''سزائے موت''

کو ختم کیا جائے۔ چنانچہ موجودہ حکمران بھی اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اقلیتوں کے حقوق کے نام پر تحفظ ناموس رسالتؐ کے قوانین کو ختم کرنے کی یقین دہانی کرا چکے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ مسلمانان پاکستان ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت گستاخ رسول کی سزا کے متعلق اپنا موقف واضح کرے۔ تاکہ اسلامیان پاکستان کے دلوں میں پائی جانے والی تشویش دور ہو سکے۔

✿...... چناب نگر میں قادیانی شعائر اسلامی کا ناجائز استعمال کر کے حکومت پاکستان اور قوانین پاکستان کا منہ چڑاتے ہیں۔ جبکہ انتظامیہ نے ہمیشہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کیا ہے۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان کے علاوہ صوبائی و ضلعی و علاقائی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر میں قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند کر کے انہیں اسلامی اصطلاحات و دینی علامات کو استعمال کرنے سے روکا جائے۔

✿...... چناب نگر میں ملکی قوانین کی عملداری کی بجائے قادیانیوں کے خودساختہ قوانین چلتے ہیں۔ چناب نگر میں کسی بھی فرد کو جائیداد کی خرید و فروخت کی اجازت نہیں۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ تاکہ وہ اپنی جائیدادوں کی خرید و فروخت کر سکیں۔

✿...... آزاد کشمیر کے علاقوں یعنی کوٹلی اور گوئی میں قادیانیوں کی سرگرمیاں اشتعال انگیز حد تک بڑھ چکی ہیں۔ گزشتہ دنوں گوئی میں ختم نبوت کانفرنس پر پابندی اور شرکائے کانفرنس پر آنسو گیس کا استعمال اور مجاہدین ختم نبوت کی ناجائز گرفتاری کی گئی۔ یہ اجلاس ان تمام اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے وزیر اعظم اور صدر آزاد کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے کہ آزاد کشمیر میں امتناع قادیانیت ایکٹ پر موثر عملدرآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

کانفرنس میں الامین ٹرسٹ کا فری میڈیکل کیمپ

ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں الامین میڈیکل سروسز کے زیر انتظام ایک میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں ڈاکٹر زاہد اقبال اور ڈاکٹر عبدالحق، میڈیکل افسر زہرا ملک ہسپتال بادامی باغ لاہور نے خدمات سرانجام دے رہے تھے، جبکہ کیمپ کی نگرانی الامین میڈیکل سروسز پنجاب کے ڈائریکٹر عظمت علی کر رہے تھے۔ کیمپ میں پہلے دن چار سو پچاس جبکہ دوسرے دن پانچ سو ساٹھ مریضوں کو مفت طبی امداد دی گئی۔ کیمپ میں مریضوں کو ملکی و غیر ملکی ادویات دی گئیں۔

✿...... یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا عبدالعزیز کو فی الفور غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ جامعہ حفصہ کی تعمیر نو کا فوری آغاز کیا جائے اور جامعہ فریدیہ کے طلباء پر قائم تمام مقدمات واپس لئے جائیں۔

✿...... وزیرستان، وانا، باجوڑ اور سوات سمیت قبائلی علاقوں کے مسلمانوں پر امریکی فورسز کے فضائی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مقامی طالبان کو مذاکرات کی میز پر لا کر جائز مطالبات کو پورا کیا جائے اور فریقین کی قتل و غارت گری کو روکا جائے۔

✿...... یہ اجلاس بڑھتی ہوئی مہنگائی پر کنٹرول کر کے روزمرہ کے استعمال کی اشیاء کو عوام کی پہنچ تک لانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ذخیرہ اندوزوں کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے ذخیرہ اندوزی کو روکا جائے اور اشیائے ضروریہ کو سستا کیا جائے۔

✿...... یہ اجلاس حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے غیر ترقیاتی اخراجات پر کنٹرول کر کے قوم کو ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی غلامی سے نجات دلائیں۔ نیز صدر زرداری سمیت تمام سیاسی رہنما اپنے اپنے اثاثے بیرون ملک کے بینکوں سے نکال کر کے اپنے ملک میں لائیں۔ تاکہ افراط زر کا مقابلہ کیا جائے۔

✿...... یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ لوڈ شیڈنگ کو ختم کیا جائے اور بجلی کے نرخوں میں ناروا اضافوں پر کنٹرول کیا جائے۔

✿...... ننکانہ صاحب کے چک نمبر 4 گ ب میں قادیانیوں نے اسلامی اشتہارات اور لٹریچر کو پاؤں تلے روند کر کے گستاخی کا ارتکاب کیا تو مسلمانوں نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی بجائے قانونی راستہ اختیار کیا۔ چنانچہ محمد مالک نے تھانہ صدر میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی کے تحت کیس رجسٹرڈ کرایا۔ قادیانی غنڈوں نے مدعی مقدمہ محمد مالک کو قتل کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ تفتیشی افسر نے روایتی لیت و لعل سے کام لیتے ہوئے قادیانی ملزمان کو گرفتار کرنے میں تاخیری حربوں سے کام لیا تو محمد مالک نے ڈی پی او ننکانہ کے سامنے تین مرتبہ پیش ہو کر کہا کہ آپ کا ایس ایچ او قادیانیوں کے ذریعے مجھے قتل کرانا چاہتا ہے۔ اگر میں قتل ہو گیا تو میرے قاتل قادیانی ہوں گے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری پولیس پر ہو گی۔ لیکن ضلعی انتظامیہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ تاآنکہ قادیانی غنڈوں نے گیارہ ستمبر نماز تراویح کے بعد اسے فائر کر کے شہید کر دیا۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی قاتلوں کو قرار واقعی سزا دی جائے اور ننکانہ کی ضلعی انتظامیہ کو تاخیری حربوں کے استعمال کرنے اور مجرموں کو قتل کی اعانت کے جرم میں معطل کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ☆......☆

بقیہ: اداریہ

سیوطی، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا غلام حسین، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، ڈاکٹر دین محمد فریدی، مولانا خلیل احمد بندھانی، مفتی خالد میر، مولانا محمد زاہد وسیم، مولانا محمد حسن لاہور، مولانا عبدالرشید انصاری، مفتی حفیظ الرحمٰن ٹنڈو آدم، صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی، مولانا محمد اسحٰق ساقی، مولانا مفتی محمد طیب، مولانا عبداللہ لدھیانوی، مولانا اسامہ رضوان، صاحبزادہ حافظ محمد سعید لدھیانوی، صاحبزادہ مبشر محمود، منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ اور سید سلمان گیلانی۔

شرکائے جلسہ کی کثرت کا یہ حال تھا کہ جامع مسجد مسلم کالونی مدرسہ، اس کا صحن، مدرسہ کے کمرے، برآمدے، گلیاں اور پارک لاٹ میں انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ شرکائے جلسہ کی سیکورٹی کے انچارج اور دارالقرآن فیصل آباد کے مدیر حضرت مولانا قاری محمد یٰسین زید مجدہ کے فرزند مولانا عزیز الرحمٰن نے راقم الحروف کو بتلایا کہ کانفرنس کی پہلی نشست تو جمعرات صبح دس بجے شروع ہوگئی تھی، مگر عوام اور شرکاء کی کثرت دیکھ کر ہمارے رفقاء نے پنڈال میں آنے والے حضرات کی تعداد کا اندازہ لگانے کے لئے واچ مشین سے گزر کر جلسہ گاہ میں جانے والوں کی گنتی شروع کی تو ظہر کی نماز سے عصر تک کے معمولی وقفہ میں ۲۱ ہزار نئے افراد جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تھے، بعد میں رش بڑھ جانے کی وجہ سے مجبوراً گنتی کا عمل ترک کرنا پڑا۔

کانفرنس کی تیسری نشست میں شاہین ختم نبوت اور فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا زید مجدہم نے جب حضرت بنوری قدس سرہ کے خلف رشید مولانا سید سلیمان یوسف بنوری کو دیکھا تو ان پر وجد کی سی کیفیت طاری ہوگئی اور فرمایا کہ کریم کا کرم دیکھئے کہ آج اس اسٹیج پر شیخ الاسلام محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے فرزند بھی تشریف فرما ہیں، جنہوں نے ختم نبوت کی خدمت کی ذمہ داری کا کام اپنے ہونہار شاگرد حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف کے حوالہ کیا تھا۔ اس پر انہوں نے نہایت ہی والہانہ انداز میں ۱۹۳۴ء میں قادیان میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس اور اس کے افتتاح کا قصہ سناتے ہوئے بتلایا کہ:

> ''اکتوبر ۱۹۳۴ء کے آخری دن تھے، پورے برصغیر کے لوگ قافلوں کی صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جنم بھومی قادیان کی طرف رواں دواں تھے، کیونکہ قادیان میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا اعلان ہو چکا تھا اور کانفرنس کے انتظامات کو کنٹرول کرنے کے لئے پچاس ہزار سرخ پوش احرار رضاکار پورے ہندوستان سے قادیان پہنچ چکے تھے۔ کانفرنس کے اسٹیج کے انچارج ضیغم احرار شیخ حسام الدین کانفرنس کے افتتاح کے لئے نوجوان مبلغ اور خطیب قاضی احسان احمد شجاع آبادی کے نام کا اعلان کرتے ہیں، جبکہ اسٹیج پر علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا احمد سعید دہلوی جیسی شخصیات موجود تھیں۔ قاضی صاحب نے پندرہ بیس منٹ خطاب کیا اور کپڑے پسینے سے شرابور ہوگئے، اس دوران کھانے اور نماز کے وقفے کا اعلان کر دیا گیا، قاضی صاحب اپنے خیمے میں کپڑے بدلنے کے لئے تشریف لائے، ساتھ والا کیمپ شیخ حسام الدین کا تھا، اس میں مولانا احمد سعید دہلوی تشریف لے آئے اور کہا کہ اسٹیج پر اکابرین موجود تھے، اکابرین کی موجودگی میں ایک نوجوان سے کانفرنس کا افتتاح سمجھ میں نہیں آیا، شیخ حسام الدین نے جواب میں کہا کہ میں نے اس عظیم کانفرنس کا افتتاح ایک نوجوان سے کرا کر مرزائی جماعت کے لاٹ پادری مرزا بشیر الدین محمود کو پیغام دیا ہے کہ ان اکابرین کے بعد قاضی احسان احمد شجاع آبادی جیسے نوجوان تمہارے تعاقب کے لئے تیار ہیں۔''

یہ واقعہ سنانے کے بعد آپ نے کانفرنس میں موجود نوجوان قیادت کو اس کام کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح ہمارے اکابر نے ۱۸ سالہ نوجوان قاضی احسان احمد شجاع آبادی سے کانفرنس کا افتتاح کرا کر قادیانیوں کو یہ پیغام دیا تھا کہ ہمارے بعد تمہارا تعاقب کرنے کے لئے یہ نوجوان موجود ہیں، ٹھیک اسی طرح قادیانیوں کو پیغام دیتا ہوں کہ ہمارے بعد ان شاء اللہ یہ نوجوان اس کام کو ٹھیک اسی طرح سنبھالیں گے جس طرح ان کے اکابر و اسلاف نے اسے سنبھالا تھا، چنانچہ اس موقع پر جب مولانا سید سلیمان یوسف بنوری کی دستار بندی کراتے ہوئے انہیں اپنے نامور والد کی میراث سنبھالنے کی طرف متوجہ کیا گیا تو پورا مجمع جوش میں ایک دم کھڑا ہو گیا اور جلسہ گاہ خیر مقدمی نعروں سے گونج اٹھی۔

الغرض قادیانیوں اور اسلام دشمنوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان شاء اللہ تمہارے تعاقب کے لئے یہ نوجوان قیادت نہ صرف تیار ہے بلکہ اپنے اسلاف کی راہ پر چل کر ہر میدان میں تمہاری راہ روکے گی۔ یوں یہ جلسہ چوتھے دن حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے بیان اور دعا پر اختتام پذیر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو امت مسلمہ کی سربلندی اور قادیانیوں کی ہدایت و راہ نمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

Regd. SS-160

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس ختم نبوت کا تعارف:

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔
- یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔
- چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔
- افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں زکوٰۃ صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کو دیجئے

ترسیلِ زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122-061-4583846 فیکس: 0092-61-4542277

اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: 021-2780337 فیکس: 021-2780340

اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے صحیح طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اپیل کنندگان

شیخ المشائخ مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا **عزیز الرحمن** جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت